قل للذین کفروا ستغلبون وتحشرون الی جہنم ط

کافروں کو کہہ دو کہ تم عنقریب مغلوب کیے جاؤ گے آخر جہنم میں پڑو گے

وہ رسول مصطفیٰ خیر البشر
جنکی برکت سے ہوا شق القمر

حصہ دوم

Checked 1987

CHECKED 1995

تائید امین احمدیہ

المعروف

عینک چشم آریہ

جسمیں کل النسخ خبط احمدیہ مصنفہ پنڈت لیکھرام آریہ کا جواب باصواب ہے
جسکو خادم اسلام شہاب الدین چشتی صابری عرائض نویس تحصیل نکودر ضلع جالندھر نے
واسطے افادہ عام تالیف کیا

مطبع آفتاب ہند جالندھر میں منشی برکت علی صاحب مالک پریس کے اہتمام سے چھپا

الف ۲۵

مطالعہ سے پہلے پڑھیےگا

چونکہ بعض صاحبان ہندی الفاظ کے معنی نہیں سمجھتے انکی آسانی کیلئے ہندی الفاظ کے معنے درج ذیل کرتے ہیں۔ مطالعہ سے پہلے انکو پڑھ لیں۔

نمبر	لفظ	معنے
۱	پرلے	اہل ہنود قیامت کو پرلے کہتے ہیں پرمیشر ہمیشہ کبھی خلقت پیدا کرتا ہے کبھی پرلے کرتا ہے۔
۲	سرشٹی رچنا	خلقت پیدا کرنا
۳	آد	ابتداء
۴	شرتی یا منتر	وید یا کسی اور کتاب کی آیت
۵	نیوگ	وید کے رو ایک عمل ہے۔ عورت رنڈی خاوند کے جیتے جی اور خاوند سے اولاد پیدا کر سکتی ہے لیکن عورت پہلے خاوند کی رہیگی۔ بباعث معذور ہونے خاوند کے کسی اور سے صرف اولاد پیدا کرے۔
۶	جوگ ششٹ	ایک کتاب ہے۔ جو راجہ رامچندر کے گرو نے تصنیف کی۔
۷	مکتی یا مکت	نجات
۸	سورگ	بہشت یا خوشی کی جگہ
[illegible]	[illegible]	آتش میں مردہ جلانا۔
[illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر	لفظ	معنے
۱۱	سینا چارج مہیدر شنکراچارج	وید کے مفسر
۱۲	سویمبر	ایک رسم ہے شرط مقرر کر کے عورت کا بیاہ کیا جاتا ہے شرط جیتنے والا اُس عورت کو لے۔
۱۳	اواگون	ایک جون سے نکل کر دوسری جون میں پڑنا جسے تناسخ بھی کہتے ہیں
۱۴	پرارتھنا	دعاء
۱۵	ویاکھیان	وعظ کرنا
۱۶	آریہ ورت	ہندوستان
۱۷	ودیا	علم
۱۸	اودیا	بے علمی
۱۹	ست	راست
۲۰	سنسار	جہان
۲۱	پستک	گرنتھ یا علمی کتاب
۲۲	[illegible]	[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدا کی رحمت کامل ہے آئی جسکا جی چاہے
نہ آئے آتش دوزخ میں جائے جسکا جی چاہے

عجب دریا ہے رحمت سے ہو جاری دو عالم میں
محمد مصطفیٰ کا فیض پائے جسکا جی چاہے

ای صاحبان حق جو اور حق پسندی سے پایہ ہو۔ ان کیلیے **تائید براہین احمدیہ**
المعروف عینک چشم آریہ کا دوسرا حصہ تیار ہے جس پہلو سے دیکھو گے یہی ثابت ہوگا کہ
انسان کے لیئے نجات جاودانی کا وسیلہ قرآن شریف ہی ہے جسکے مقابلہ میں آریہ ویدکی تعلیم نہایت
ہی خفیف وضعیف ہے۔ بلکہ روحانی تعلیم اور معجزنمائی میں آریہ وید پرلے درجہ کا خفیف ہے
اس حصہ میں نسخہ خبط احمدیہ مصنفہ پنڈت لیکھرام صاحب کا جواب باصواب ہے غور سے پڑھو گے
تو ثابت کروگے کہ پنڈت صاحب کی سمجھ تحریر و تقریر کی کسطرح مٹی خراب ہے مجھے نہ مرزا صاحب کی
کسی طرح رعایت ہے۔ نہ پنڈت صاحب کی ساتھ عناد و بیجا شکایت ہے صرف حق و باطل میں
تمیز کرنے کے لیئے عام کی خدمت منظور ہے۔ اگر کوئی برا مانے تو اسکا قصور ہے

مہربانی کرکے اول سے آخر تک مطالعہ فرمایئے

خاکپائے

نیازمند شہاب الدین صابری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معجزہ شق القمر کے اعتراضوں کا جواب

سوال اڈیٹر آریہ خبط صفحہ ۱ - اسلام کا عقیدہ ہے کہ نبی معجزہ دکھلاتے ہیں چنانچہ محمد صاحب نے چاند دو ٹکڑے کرکے دونوں آستینوں سے نکالدیا سو یہ امر قانون قدرت کے خلاف ہے ایک چیز ہزار میل لمبی چوڑی یا ہزار میل قطر والی چھ انچ یا ایک فٹ کے سوراخ سے نکلجائے اور چاند جو زمین کے گرد گردش کرتا ہے - اپنی گردش چھوڑ ادہر ادہر ہو جائے جس سے انتظام عالم میں خلل آجائے - اور سوائے چار شخصوں کے کسی نے نہیں دیکھا نہ کسی تاریخ میں ذکر ہے -

جواب مرزا صاحب خبط صفحہ ۲ - یہ اعتراض کہ چاند دو ٹکڑے ہو کر آستینوں سے کیونکر نکلگیا ہے سراسر بے بنیاد ہے - کیونکہ ہم لوگوں کا یہ ہرگز اعتقاد نہیں کہ چاند دو ٹکڑہ ہو کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آستینوں سے نکل گیا تھا - اور نہ یہ ذکر قرآن شریف یا حدیث صحیح میں ہے اگر ہے تو کوئی آیت یا حدیث پیش کریں -

لیکھرام آریہ خبط صفحہ ۴ - آپنے ڈوبتے کو تنکے کا سہارا کافی سمجھکر قرآن یا حدیث کا نام لیکر پلہ چھوڑایا - تو مبارک ہو - قرآن سورہ قمر اقتربت الساعتہ وانشق القمر و ان یروا آیۃ یعرضوا و یقولوا سحر مستمر ترجمہ پاس آلگی وہ گھڑی اور پھٹ گیا چاند اور اگر وہ دیکھیں کوئی نشانی

ٹال دیں - نہیں جادو سے چلا آتا -

مسلمان - سوال معہ جواب فہمی پنڈت صاحب پر ایسی ختم ہے - جسکی مثال سے عقل کے اندھے بھی نہیں آسکتی - معترض نے اپنی تکذیب میں بھی اول ہی سوال کا اصل مطلب چھوڑ کر اولٹا جواب دیا ہے - یہاں بھی اول سے وہی چال چلے - معلوم ہوتا ہے - کہ پنڈت صاحب نے جو خواہ مخواہ سچی بات کی تردید کرنی شروع کی - خداوند کریم نے جو سچ کا حامی اور جھوٹ کا دشمن ہے - شروع ہی میں پنڈت صاحب کی عقل ہر لی - ناظرین خیال فرماویں - کہ مرزا صاحب کا جواب تو یہہ تھا کہ چاند کے دو ٹکڑے ہوکر آستینوں سے نکلنے کا ذکر قرآن شریف یا صحیح حدیث میں نہیں - آپنے لو مبارک کی الفاظ کس شیخی پر تحریر کرکے قرآن شریف کی آیت پیش کی - کیا یہ آیت پہلے مرزا صاحب کو معلوم نہیں تھی - اور کیا اس آیت سے چاند کا آستینوں نکلنا ثابت ہوگیا - افسوس آپنے ندامت کا کچھہ خوف نہ کیا - آریہ صاحبان کو چاہیے - کہ ایسے عقیل پنڈت کے لیے گورنمنٹ عالیہ میں سفارش کرکے کسی ہائی کورٹ کا جج مقرر کرادیں -

آریہ - مولوی عبدالقادر صاحب حاشیہ قرآن صفحہ ۵۴۰ میں تحریر کرتے ہیں - کہ چاند دو ٹکڑے ہوکر ایک مشرق دوسرا مغرب کو چلا گیا - اور مواہب لدنیہ میں لکھا ہے - کہ چاند دو ٹکڑے ہوکر آستینوں سے نکل گیا - اور صحیح بخاری ترمذی وغیرہ میں بھی ذکر موجود ہے -

مسلمان - پھر حاشیہ قرآن شریف کے حوالہ سے بھی آپکا مطلب نہ نکلا - مواہب لدنیہ کی بھی صحیح حدیث کا حسب ادعائے مرزا صاحب حوالہ نہ دیا - صرف حدیث کی کتابوں کے نام لکھدیے - حدیث ندارد - غرضیکہ ڈوبتی وقت تنکے کا سہارا آپ پر لگانا لازم آیا -

آریہ - مزید برآں یہ سوال تھا کہ شق القمر خلاف قانون قدرت نظر آتا ہے - اور اسکو وقوع ہونے سے عالم تباہ ہوجاتا ہے - کسی تاریخ میں اسکا ثبوت نہیں - اسکا کچھہ ثبوت نہیں دیا -

مسلمان - اس سوال کا جواب مرزا صاحب بخوبی دیچکے ہیں - اگر آپ وہ سارا مقدمہ درج کرتے تو ناظرین پر روشن ہوجاتا کہ کیا بیہودہ اعتراض ہے - کیا دنیا کی عقل نے سارے قانون قدرت پر احاطہ کرلیا ہے -

آریہ۔ اس معجزہ کو عدم وقوع کے ثبوت میں یہہ ہے۔ کہ اسکو دیکھکر ابوجہل مسلمان نہوا۔

مسلمان۔ ابوجہل کا مسلمان نہونا عدم وقوع معجزہ کی دلیل نہیں ہو سکتی جبکہ اور ہزار ہا خلقت دیکھکر مسلمان ہوئی۔ اور انکی شہادتیں موجود ہیں باوجود ضد و عناد کے آجتک یا اسوقت کسی مخالف نے عدم وقوع کا ذکر نہیں کیا جس سے اُس کے وقوع کا پورا پورا ثبوت ہے۔ اگر نہیں مانتے تو آریہ وید بھی الہام پرمیشوری نہیں جسکی ہدایت سے سارا جہان آریہ نہوا۔

آریہ۔ علاوہ بریں کسی تاریخ میں اسکا ذکر نہیں۔ اسواسطے یہہ امر بناوٹی معلوم ہوتا ہے۔

مسلمان۔ پنڈت صاحب تاریخ سے ناواقف ہیں۔ آگے چلکر آپنے جس جگہ تاریخ فرشتہ پر اعتراض کیا ہے وہاں مکمل جواب دیا جاویگا۔

آریہ۔ نبی صاحب نے اپنی زندگی میں اس معجزہ کا اظہار نہیں کیا۔ اور نہ اقرار کیا۔

مسلمان۔ جبکہ قرآن شریف میں صاف آیت موجود ہے۔ اور کفارہ کا دیکھنا ثابت تو پھر اظہار اور اقرار کے کیا معنے۔

آریہ۔ سوائے ادعائی محمدیوں کے کسی تاریخ میں اسکا ذکر نہیں ہے۔ قرآن نبی کے مرنیکے بعد متفرق طور پر زبانی ہا برسوں میں آیت آیت ہو کر جمع ہوا۔ اسواسطے غیر متعصب مفسران انکاری ہیں۔

مسلمان۔ اے پنڈت صاحب یہہ آپکی بےعلمی اور نافہمی ہے۔ آنحضرت کی زندگی میں اسلام بہت ملکوں میں پھیل چکا تھا۔ اور قرآن شریف زبانی و تحریری کل مشتہر ہوچکا تھا معجزہ شق القمر کفار کا چشمدید تھا۔ کوئی مخالف اُس کے عدم وقوع کی نسبت کیونکر کچھ کہہ سکتا تھا۔ یونہیں کمی اعتراض کرکے کتاب کو طول دینا کیا فائدہ۔ آنحضرت کے بعد دو تین سو برس کی کسی مخالف کی تحریر دکھلاتے۔ تو مرد میدان بھی ہوتے۔

آریہ خط۔ صفحہ ۱۱۔ ایک نئی صاحب کی تحریر ہمارے پاس آئی ہے۔ کہ چاند دو ٹکڑے ہوکر زمین پر آجانا کتب تفاسیر سے ثابت ہے۔ تفسیر فتح الرحمان میں ہے۔ کہ ایک ٹکڑہ کوہ بوقبیس اور دوسرا قیقعان آیا۔

مسلمان۔ یہہ کوئی آپکے گھر کا چوہا مولوی ہوگا جسنے سوائے آپکے گھر کی چھت کے کبھی کچھ نہ دیکھا ہو اور آریہ وید کے طور کیطرح گمنام تفسیر فتح الرحمان کی عبارت سے چاند کا دو ٹکڑے ہوکر زمین

پڑنا ثابت نہیں۔ عقل کو داد دیجئے۔ محاورہ کلام کیطرف خیال کیجئے۔ بوقبیس و قعیقعان دو پہاڑ نزدیک نزدیک ہیں۔ چاند مشرق اور مغرب کی سمت پھٹ کر ادہی دونو ٹکڑے دونو پہاڑ کیطرف ہو گئے نہ کہ اُن پر گر پڑے تھے۔

آریہ۔ خبط صفحہ ۱۳۱ و ۱۴۱ محدث سو دو سو برس حضرت کے بعد ہوئے۔ محدثین کے چال چلن کا نمونہ کتاب تہذیب التہذیب و کنز العمال میں دیکھو۔

مسلمان۔ ہاں ضرور یہہ کتابیں قابل دید ہیں جنکے ملاحظے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حدیث کمال تحقیقات سے تحریر ہوئی اور معتبر راویوں کی روایت ہی جو آپکے بیاس جی جیسے زمین و آسمان کے قلابے ملانیوالے نہ تھے نہ وید کے بھاشیکار شنکراچارج کے چیلوں جیسے جعلساز تھے۔ جنہوں نے بقول آپکے جوگ وششٹ جعلی بنالئے۔ اور اگر آپنے شنکراچارج کا اگیانی و کامی ہونا ملاحظہ کرنا ہو۔ تو کتاب جین تت درشن مطبوعہ بمبئی ۱۸۸۴ء مطبع ہنگسی بھیم سے سرلوگ صفحہ ۵۵ لغایت ۶۲ ملاحظہ فرمائیے۔ ہمارے محدثین کے چال چلن کے ساتھہ اُن کے چال چلن کا مقابلہ کیجئے۔

آریہ۔ سال ہجری کے سو سال تک کوئی کتاب تصنیف نہیں ہوئی۔ دیکھو تحفہ اثنا عشریہ مطبوعہ نولکشور لکھنؤ ۱۲۹۵ء صفحہ ۱۰۳۔

مسلمان۔ تحفہ اثنا عشریہ دیکھا آپکا دروغ معلوم ہوا۔ وہاں لفظ تحریر لکھا ہے جسکی جگہ آپنے تصنیف لکھہ دیا۔ تحریر سے بھی صرف یہ مراد ہے کہ کوئی کتاب حدیث کی یکجا تحریر نہیں ہوئی تھی۔ مختلف طور پر تحریری حدیثیات بہت تھیں۔ ورنہ بعد تو ایکطرف آنحضرت کے وقت میں بھی بہت کتابیں تصنیف ہو چکی تھیں۔ ذرا تحریر و تصنیف کے فرق پر غور کیجئے۔

آریہ۔ حدیثوں کی بے اعتباری پر ہم محدث مسلم کی شہادت پیش کرتے ہیں۔ حدثنی عفان عن محمد بن یحیی بن سعید القطان عن ابیہ قال لم نر الصالحین فی شئ اکذب منہم فی الحدیث قال مسلم یجری الکذب علی لسانہم ولا یتعمدون۔ ترجمہ ہمنے نہیں دیکھا صلحا کو کسی میں

[illegible] جو حدیث میں ہیں۔ اور جاری ہو جاتا ہی جھوٹ اُن کی زبان پر خود بخود اور وہ قصد نہیں کرتے
[illegible] ہیں۔ تو بیان الیسی قول نہی کے۔ حضرت مسلم کے قول کو آپ نے بالکل نہیں سمجھا۔ قول مذکور سے حدیث کی
[illegible] حسن ثابت ہی۔ محدث صاحب فرماتے ہیں۔ کہ جب ہم کسی کو جو حقیقت میں دروغ گو
ہوتا ہے نیک بخت جان کر حدیث دریافت کرتے ہیں تو اُنکی زبان پر بلا اختیار جھوٹ جاری ہو جاتا ہے
جس سے ہمکو ثابت ہو جاتا ہی کہ یہ شخص جھوٹ بولتا ہی۔ ہم ایسے شخص کی بیان کی ہوئی حدیث روایت نہیں
کرتے۔ غرضکہ حدیث کے جمع کرنے کے وقت جھوٹ اور سچ کے دریافت کرنے کے لیئے خداوند کریم کیطرف
سے یہ ایک معجزہ ظہور میں آتا تھا۔

آریہ۔ سید احمد خان صاحب فرماتے ہیں۔ کہ اہل اسلام نے دیگر مذاہب کے روایات اپنے مذہب کی تفسیروں
میں داخل کیں۔ اور بہت لوگ اسوقت جھوٹی حدیث بنایا کرتے تھے۔

مسلمان۔ سید صاحب سچ فرماتے ہیں۔ اسلام کے جھٹلانیکیو اسطے بہت کوتہ اندیش لباس مومنان
[illegible] کافران جھوٹی حدیث بناتی تھی۔ مگر محدثین نے جھوٹ اور سچ کی خوب پہچان بین کی۔ علم حدیث
کے پڑہنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے۔ کہ جھوٹی حدیث کو اسلام میں گنجائش نہیں۔ بعض تفسیروں میں
جو کسی قدر مفسرین کے دھوکہ کھانے سے کسی مخالف کا قول درج ہے۔ علمائے محققین نے بہت کوشش کے
ساتھ اُسکو خارج کر دیا۔ آریہ دھرمی ویدی تفسیروں اور کتابوں کیطرح اہل اسلام کی کتابوں میں اندھا دھند نہیں

آریہ خط۔ صفحہ ۱۰۔ بعض مسلمان یہ بھی کہا کرتے ہیں۔ کہ اگر شق القمر محمد صاحب کے وقت میں نہیں ہوا
تو انشق ماضی صیغہ کیوں ہے۔ اور کیوں اسکے معنی مستقبل کے لیئے جاویں۔ اسکا جواب یہ ہی کہ قران شریف کئی
کئی جگہ ماضی مستقبل کے معنی دیتا ہی۔ اور واقعات آیندہ بطور ماضی کی بیان کیے ہوئے ہیں۔ حالانکہ وہاں مستقبل
ہونا چاہئے تھی۔ چنانچہ سورہ زمر و نفخ فی الصور اور ایسا ہی سات جگہ وہ ہی۔ حالانکہ یہ تمام واقعات قیامت کو
ہونیوالے ہیں۔ جو اسطرح بیان ہوئے ہیں۔ جیسے حضرت کے پہلے گذر چکے۔ اسی طرح اقتربت کا لفظ بھی
مستقبل کیواسطے ہے۔ مگر صیغہ ماضی بیان ہوا ہی۔ سید احمد خان صاحب ہماری تائید کرتے ہیں۔

مسلمان۔ آپکو قرآنی بلاغت کی بالکل خبر نہیں۔ پادریوں کے اگلے ہوئے اعتراض کھا کر اور جھوٹی سچی
اور سید احمد خان صاحب کو پتا چاہی بتاتی ہو۔ حالانکہ ان اعتراضوں کا بارہا رد ہو چکا ہے

آریہ خبط صفحہ ۱۰۔ محمد صاحب کا اس معجزہ سے کسی طرح لگاؤ۔ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ اس آیت مستقبل
بصیغہ ماضی کو جادو کیوں کہا۔ تو اسکا جواب یہ ہے کہ عربی لوگ عموماً بات چیت کو جادو کہتے ہیں۔ چنانچہ سورہ
ہود۔ لئن قلت انکم مبعوثون من بعد الموت لیقولن الذین کفروا ان هذا الا سحر مبین۔ ترجمہ
اگر تو کہے کہ تم اٹھو گے۔ مرے پیچھے بعد تو البتہ کافر کہیں گے۔ کہ یہ کچھ نہیں مگر جادو ہے صریح۔

سورہ احقاف۔ واذا تتلی علیہم ایتنا بینت قال الذین کفروا للحق ترجمہ جب
سنائی ان کو ہماری باتیں ظاہر ملحد کہتے ہیں۔ کافر سچی بات کو جب ان تک پہنچتی ہے۔ یہ جادو ہے
ظاہر

مسلمان۔ اگر آنحضرت کا اس معجزہ سے لگاؤ نہیں تو گنگی ویلو وغیرہ کیطرف اسکا لگاؤ بتلاتے آنکھ
ذمہ وید کیطرح لگاتے۔ آیات مذکورہ بالا کو معجزہ شق القمر سے نسبت کرنی نادانی ہے۔ آیت شق القمر کا
قرینہ عبارت وموقعہ عین ماضی پر دلالت کرتا ہے۔ جب آپ علم عربیہ سے واقف نہیں۔ تو آپ کی سمجھ میں
کسطرح آوے۔ ورنہ قرآن شریف نے خود ہی فیصلہ کر دیا ہے۔ کیونکہ اگر قیامت کے واقعہ کا بیان ہوتا
تو آیت شق القمر میں آیت کا لفظ جسکا ترجمہ معجزہ یا نشانی ہے ہی نہ ہوتا۔ قیامت ایک امر واقعہ ہے نہ کسی
نبی کا معجزہ۔ اور شق القمر تو آنحضرت کی معجزہ سے ہوا۔ اسیواسطے آیت شریف میں آیت کا لفظ استعمال
ہوا۔ بلکہ اس آیت سے دیگر معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و نبیوں کے ثابت ہیں۔ کیونکہ جیسا کہ
شق القمر حضرت کے وقت میں وقوع میں آیا۔ ایسا ہی دیگر نبیوں کے زمانوں میں بھی معجزات وقوع ہوئے ہیں۔ اسی
واسطے آیت شریف میں الفاظ سحر مستمر (جادو چلا آتا) استعمال ہوئے ہیں یعنی کافروں کا یہ کہنا کہ اسی قسم کا جادو پہلے کبھی
نہیں کیا گیا۔ بلکہ یہ جادو جیسے دیگر نبی معجزات دکھاتے رہے ہیں۔ ابتدا سے چلا آتا ہے۔ اور جن آیات کا آپ نے
حوالہ دیا ہے۔ ان میں الفاظ سحر مستمر کہیں نہیں۔ اور اگر یہ کہو کہ آیت کے معنے ہر جگہ معجزہ کے نہیں

تو آپ کا یہہ کہنا بھی غلط ہوگا۔ کیونکہ اول تو آپ اِسکے معنے معجزہ مان چکے ہیں۔ اور پھر بھی اگر اُس جگہ آیت کے معنے معجزہ نہوتا۔ تو الفاظ ان یروا کی جگہ بمعنے مستقبل ہوتا۔ مگر کیا کہیں تعصب نے پنڈت صاحب کو دیسا زیر کیا ہے کہ کبھی صاف صاف بیان ماضی کو مستقبل بتلاتا ہے کبھی اس سے بھاگ کر تواریخوں کی طرف جاتا ہے

آریہ خبط۔ صفحہ ۲۴ مصنف تاریخ فرشتہ متعصب مسلمان اول درجہ کا مخالف مذہب ہنود تھا۔ ایسے جفاکیش کی بات قابل اعتبار نہیں۔

مسلمان۔ معجزہ شق القمر کا ثبوت تاریخ فرشتہ مقالہ یازدہم سے بخوبی ہوتا ہے۔ سوای اُسکی تاریخ فضلی وسوانح حرمین وتحفۃ مجاہدین میں اُن راجاؤں کا ذکر ہے۔ جو اِس معجزہ کو دیکھکر مشرف باسلام ہوئے مصنفان تواریخ کو متعصب کہنے سے آپکی گردن پر سے بوجھ نہیں ٹل سکتا۔ تاریخ فرشتہ کی معتبری کے علمائے یوروپ بھی قایل ہیں۔ پھر طرفہ یہہ کہ مطلب کیوقت معتبر سمجھکر آپنے اسی خبط کی صفحہ ۲۵ حاشیہ پر تاریخ مذکور کا حوالہ دیکر اپنا وقت نکالا ہے۔ واضح ہو کہ پنڈت صاحب نے تاریخ فرشتہ کے مقالہ یازدہم کی کسی قدر عبارت نقل کر کے حسب ذیل اعتراض نکالے ہیں جنکو ہم مختصر درج کر کر رد کرتے ہیں

آریہ۔ نام اُس حاکم کا سامری تھا۔ فقراء کی زبانی سنکر ملیبار میں مسلمان ہوا۔ بندر قفر پر یہ بیعت ہوگیا۔ ہجرت سے دو سو سال گذر چکے تھے۔ پھر لکھا ہے۔ کہ سامری نے خود شق القمر دیکھا۔ عرب میں گیا محمد صاحب کی زندگی میں مسلمان ہوا۔ اِس مصنف کے بیان میں اختلاف ہے۔ اسواسطے دونوں میں سے ایک واقعہ بھی قابل اعتبار نہیں ہوسکتا۔

مسلمان۔ یہ دونو بیان فرشتہ نے تحفۃ مجاہدین سے لئے ہیں۔ اگر آپ دونو تواریخوں کا مطالعہ کرتے۔ تو یہہ حیرانی نہ ہوتی۔ دو روایت مختلف نہیں بلکہ دو مختلف واقعہ کی نسبت ہیں۔ ایک روایت تو سامری اول کے بارہ میں ہے جسنے خود زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں بچشم خود معجزہ شق القمر دیکھا۔ اور آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوکر اسلام قبول کیا۔ اور اپنے دفتر میں واقعہ شق القمر درج کرایا اور ایک روایت سامری ثانی کے قایم مقام یعنی اُسکی اولاد میں سے دوسری سامری کی بارہ میں ہے کیونکہ ساحلی زمانوں

ہاں ایک ہی نام کئی پشت تک جاری رہتا ہے۔ سامری دوم نے اپنے جا۔ محمد کی
اپنے وقت میں دیکھی اور بعد وفات آنحضرت کے مسلمان ہوا۔

آریہ ۔ سامری کسی ہندو کا نام نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ نام یہود و نصاریٰ کا ہے۔

مسلمان ۔ شاید ابتداء پیدائش سے کل ہندوستان کے ہندوؤں کی فہرست آپ کے پاس
ثابت ہوا کہ سامری ہندو کا نام نہیں ہوتا۔ آپکو چاہیے تھا کہ وہ فہرست کتاب ساتھ ہی شائع
اپنے قول کے ثبوت میں لاتے مگر یہ آپکا نرا تحکم ہی ہے۔ حالانکہ ہندوؤں کے نام ہر مذہب سے ملتے ہیں۔ مثلاً شاہ جی حسین
بخش و شادی وغیرہ مسلمانوں سے۔ رولد و نتھل بہادر وغیرہ چوہڑوں سے۔ ثانی بلاکیہ وغیرہ چماروں سے۔ قیسی
و ہرداد وغیرہ یہودیوں سے۔ بھیم سین چندر سین وغیرہ نصاریٰ سے۔ علاوہ ازیں ہر زمانہ میں ناموں کا
تغیر و تبدل رہتا ہے۔ جو نام آج سے سو سال کے تھے۔ وہ اب نہیں۔ پہلے جاٹوں کے نام اچھپت
وغیرہ تھے۔ اب کسی ہندو کا نام ایسا نظر نہیں آتا۔

آریہ خبط صفحہ ۲۰۔ تاریخ فرشتہ تحفہ مجاہدین کی نقل ہے۔ کہ جو مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دینے
کے لیے بنائی گئی ہے۔

مسلمان ۔ تحفہ مجاہدین میں تاریخی طور پر **شق القمر** کا ثبوت ہے اور معجزہ شق القمر کا تاریخ سے ہونا
جہاد سے کچھ نسبت نہیں رکھتا۔ ورنہ اسمیں جہاد کی ترغیب کے سوا یہ تاریخی ثبوت غیر معتبر تھا تو ہو سکتا ہے
آپکے نزدیک تو قرآن شریف بھی جہاد کی ترغیب دلاتا ہے۔ پس آپ کو تحفہ مجاہدین کی طرف اشارہ کی ضرورت
تھی صرف اتنا ہی کہہ کر پیچھا چھڑا لیتے کہ قرآن شریف میں جہاد کی ترغیب ہے۔ اسمیں معجزہ شق القمر کا
درج ہونا غیر معتبر ہے۔ افسوس کہ آریہ وید جو خیالات کا مجموعہ ہے اور جسکی نسبت کچھ بھی شہادت
نہیں ملتی۔ اور جسکے الہامی ہونے کی مختلف روایات ہیں۔ کوئی برہما جی کے سر پر [illegible]۔ کوئی اگنی وایو
انگرہ کے۔ ان کے بموجب قرآن شریف جیسی مستند اور تاریخی طور پر معتبر کتاب پر اعتراض کریں اور تاریخ
کے منکر ہیں۔

آریہ۔ حبط صفحہ ۲۵۔ اب ہم بطور مشتے نمونہ خروارہ مسلمان علماء کا تعصب اندرونی دکھلاتے ہیں۔ ہمارا ہندوستان شیخ سعدی شیرازی کی ہاتو لینڈی کو سب سے پہلے طشت برام کرتے ہیں۔ انصاف ناظرین پر چھوڑتے ہیں۔ باب ہشتم بوستاں کی آخری حکایت سفر ہندوستان نصلالت پرستان۔

بتے دیدم از عاج در سومنات — مرصع چو در جاہلیت منات

طمع کردہ رایان چین و چگل — چو سعدی وفا زان بت سنگدل

فرو ماندم از کشف این ماجرا — کہ حیے جمادی پرستد چرا

بہین برہمن راست و دم بلند — کہ اے پیر تفسیر استا و ژند

خبر این بت کہ ہر صبح زینجا کہ ہست — برآرد بہ یزدان دادار دست

شبے ہمچو روز قیامت دراز — مغان گرد من بے وضو در نماز

کشیشان ہرگز نیازردہ آب — بغلہا چو مردار در آفتاب

مغان تبہ رائے ناشستہ روئے — بیاپیر آمدند از در و دشت و کوئے

من از غصہ رنجور و از خواب مست — کہ ناگہ تما خیل برداشت دست

شدم عذر گویان بر شخص عاج — بکرسی زر کوفت بر تخت ساج

ببتک رایکے بوسہ دادم بدست — کہ لعنت برو باد بر بت پرست

بتقلید کافر شدم روز چند — برہمن شدم در مقالات زند

پس پردہ مطرانے آذر پرست — مجاور سر ریسمانے بدست

کہ ناچار چون در کشد ریسمان — برآرد صنم دست فریاد خوان

بہ ہند آمدم بعد از ان رستخیز — وز آنجا براہ یمن تا حجیز[۵]

[۵] محمود غزنوی سعدیؒ سے پہلے مر چکا تھا۔ اور محمود نے اپنے ہی حملہ میں سومنات کو تباہ کر دیا تھا۔ بلکہ مورتی کو اٹھا کر غزنی میں لے گیا تھا۔ اور بعد ازاں آج تک وہاں کوئی مندر نہیں بنا

پس سعدی کی تحریر سراسر دام تزویر ہے۔

مسلمان - یہ آپکا اعتراض بطور سد الباب ہے کیونکہ شیخصاحب کی کتاب میں معجزہ شق القمر کا بیان ہے۔ **ع** چو عرشش برافراخت شمشیر بیم * بہ معجز میان قمر زد دو نیم - دیکھو بوستان جو شیخصاحب نے قریباً سات سو سال سے تصنیف ہو چکی ہے۔ آپ نے اپنے بدنا یعنی ثبوت نا لانے کے لیئے شیخ صاحب پر بہتان لگایا ہی - اور ایسے ریفارمر سچے آدمی کو جھوٹا بنایا ہی - جسکی راستی پر ہر مذہب کے علماؤں کا اتفاق ہے اے ناظرین - پنڈت صاحب نے جو شیخصاحب کے جھوٹا بنانے میں بکواس کیا - اُسکو ملاحظت بلا تامل کرتے ہیں - اور انصاف آپ پر چھوڑتے ہیں - سومنات شہر کا نام ہی اور وہ بسبب اُس بت کے جسکا نام سومنات تھا اور جسکو محمود نے توڑا مشہور ہے - کیا یہ ممکن ہو سکتا ہی کہ سوائے بت سومنات کے اسجگہ اور کوئی بت یا مندر نہو جسحال میں بت پرستوں کے ہر ایک شہر میں بہت سے ٹھاکر دوارے اور بہت سے بت موجود ہوتے ہیں - پس سعدی نے خاص اُس بت کا جسکو محمود نے توڑا ذکر نہیں کیا - بلکہ اسکا بیان ہے کہ **ع** بتے دیدم از عاج در سومنات - یعنی شہر سومنات میں مینے ایک بت دیکھا - اور علاوہ ازین پنڈت صاحب کا یہ کہنا کہ اب تک وہاں کوئی مندر نہیں بنا - بالکل سفید جھوٹ ہے - حالانکہ اب وہاں بڑی بھاری مندر موجود ہی - دیکھو غرایب نگار صفحہ ۳۸ و ۴۴ مطبوعہ مطبع اکمل المطابع دہلی - اس بھلے مانس پنڈت کو اپنے خاص ملک کی نسبت جھوٹ بولتے کچھہ شرم نہیں آتی - کیا محمود وہاں پہرہ بٹھا گیا تھا - کہ آئندہ یہاں کوئی بت نہ بنے - اور کیا وہاں کے پجاری جنہوں نے بت بناکر اور دام تزویر بچھا کے ہندوستان کے کل راجاوں کو لوٹ کھایا تھا - بغیر بت بنا سکتے تھے - ہاں البتہ پہلے بت بیش قیمت پھر محمودی حملہ کے بعد اوسط درجہ کا بنا پھر اُسکو بانی الملیا یای - نے اور عمدہ بنایا - دیکھو تاریخ مذکور صفحہ ۴۸ -

پس ثابت ہوا کہ پنڈت نے جسقدر زور شیخصاحب کے جھوٹا بنانے میں صرف کیا ہی - وہ بالکل نکما ہی

آریہ (عاج) یعنی ہاتھی دانت کا بت بنانا ہندوں کے منع ہی

مسلمان - ہندوں کی جس کتاب میں ہاتھی دانت کا بت بنانا منع ہی - اسکا حوالہ معترض نے نہیں دیا

ہو اقعہ ہے کہ یہاں تک ایسی باتوں میں منع کرنا معترض کو بھی نہیں کرتا۔ بالفرض اگر منع بھی ہو تو سنگ
سو [illegible] چیز کا بنا ہوا ہوگا جسکو شیخ صاحب انواد دسافر تاج سمجھے۔

آریہ ۔ سومناتی بت کے ہاتھ پاؤں لکھے ہیں۔ حالانکہ وہاں شیولنگ تھا۔ شیولنگ کی مورتی کے ہاتھ پاؤں نہیں ہوتے۔ دیکھو مورتی پوجا کی پستک مصنفہ پنڈت رام لعل۔

مسلمان ۔ شیولنگ کی مورتی کے ضرور ہاتھ پاؤں وغیرہ نہیں ہوتے۔ مگر کتاب مذکور سے یہ بالکل نہیں پایا جاتا۔ کہ سومنات شیولنگ کی مورتی تھی۔ اور اسکے ہاتھ پیر نہیں تھے۔ اپنے خط کے صفحہ ۲ میں آپنے بہت زور لگایا ہے۔ کہ سومنات شیولنگ کی مورتی تھی۔ مگر بالکل بلا دلیل حالانکہ شیولنگ کی مورتی ہر ایک مندر میں ہوتی ہے۔ پس کیونکر ہوسکتا ہے۔ کہ ہندوستان کے کل راجگان اپنے شہروں کے شیولنگ چھوڑکر سومنات کے شیولنگ کی منت زیادہ کرتے۔ بلکہ انکے اس فعل سے یہ صاف عیاں ہے کہ وہاں ایک خاص قسم کی مورتی تھی۔ جو انکے شہروں کے مندروں میں نہیں تھی۔ اور علاوہ بریں سوائے سومنات کے اور بہت سے بت تھے۔ چنانچہ شیخصاحب ایک چھوٹے بت کا ذکر کرتے ہیں۔ اور اکثر مندروں میں ہاتھ پاؤں والے بت ہوتے ہیں۔ بھلا صاحب جب آریہ وید نے پرمیشور کے ہزار ہزار ہاتھ پاؤں بتلائے تو ویدی برخورداروں کو کسی بت کے ایک ہاتھ پاؤں بنانے کیا تعجب۔

آریہ ۔ پوجاریوں کو پیر تفسیر استا و ژند لکھا ہے۔ حالانکہ یہ ہندوؤں کے مذہب کی کتابیں نہیں بلکہ پارسیوں کی ہیں۔

مسلمان ۔ یہاں آپکی ساری علمیت اور عالیدانی بھی قابل تعریف معلوم ہوئی۔ حالانکہ شیخصاحب اسکو خود برہمن کہتے ہیں اور فارس میں جو بت پرست اپنے مذہب کی کتابوں کا عالم ہو اسکو پیر تفسیر و استا و ژند کہتے تھے۔ اسی محاورہ پہ شیخصاحب نے بھی کہا۔ یعنی اسکی تعریف کرتے ہیں۔ کہ تو ایسا ہے جیسا پیر تفسیر استا و ژند۔ شیخصاحب نے بت پرست کو اپنے ملک کے آتش پرست سے تشبیہ دی۔

آریہ ۔ بت کے ہاتھ کا چومنا۔ یہ امر بالکل مذہب ہنود کے رو سے ممنوع ہے۔

مسلمان - اس مثل لغت کا آپنے کسی کتاب سے حوالہ نہیں دیا - اور علاوہ برین بُت کی بابت مذکورہ
شیخصاحب نے جو مذہب ہنود سے ناواقف تھے بوسہ دیا - جیساکہ وہ فرماتے ہیں
تبرک را یکے بوسہ دادم بدست کسی ہندو نے بوسہ نہیں دیا -

آریہ - پوجاری لوگ نت نہلانے والے حالانکہ معاملہ برعکس ہے - پوجاری کو واسطے علی الصباح
نہانا فرض ہے گشتیش سپیدان صبح کو کہتے ہیں - جسکو ہر ایک ہندو کا آدمی جانتا ہے -

مسلمان - پوجاری لوگ ساری خدائی کے دِلّدری ہوتے ہیں اگر نہاتے بھی ہیں تو ایک چھوٹی
بدن پر پڑا ہوا ایک کپڑا پھیر لیتے ہیں جسقدر بدن کے کسی حصہ کو پلیدی لگی ہو وے - تو سارے بدن کو لگ
جاتی ہے - اور اگر وہ نہاتے بھی ہیں تو صبح کو نہاتے ہیں - شام تک انکا بدن گرمی پوجا کے وقت چراغ
وغیرہ جلانے سے غلیظ ہو جاتا ہے چنانچہ شیخصاحب بھی اسکا ذکر کرتے ہیں - تبے ہمچو روز قیامت دراز
مغان گرد من بے وضو و نماز - اور اسی واسطے شیخصاحب نے کشتیش سے تشبیہ دی ہے - فارسی میں کشتیش
غلیظ کو کہتے ہیں -

آریہ - یزدان دادار کے آگے بُت کا ہاتھ اٹھانا - یزدان کے ماننے والے بھی آتش پرست پارسی ہیں کہ
ہندو لوگ -

مسلمان - فارسی میں یزدان خدا کو کہتے ہیں - یہاں شیخصاحب نے ہندی زبان کا لفظ استعمال کیا - آپ
علمیت کو چھوڑ جاہلانہ چال چلتے ہیں - جسقدر آپنے اعتراض کیئے آپکی لغویت پر قیاس ہے -

آریہ - بے وضو نماز میں جانیوالے حالانکہ یہ بھی صفت اسلام ہے (تیمم)

مسلمان - اسلام میں اشد ضرورت کیوقت جبکہ پانی نملتا ہو - یا کوئی ایسا آزار ہو جسکو پانی
نقصان پہنچے - تیمم کرنا جائز ہے - نہ ایسا کہ کنواں پانی کا بھرا ہوا اور بدن پر ایک چلی ڈالا جاوے - اور ہوائے
نجر کے تاوقتیکہ نہانے کے پھر پانی ہاتھ پاؤں سے چھوا بھی نجاوے -

آریہ - ایلچی مسلمان کو ہندوستان کے مندروں سے پوجاری ہونا - نے نہیں جانا - بلکہ برہمن جانا

صحیح تاویل شرح ہے

مسلمان - پنڈت جی کا یہ بیان کوئی ضروری امر نہیں - آپ اگر پارسیوں کے ٹور میں جو شعبدہ کا تماشا کرتے ہیں
تشریف لیجاتے - تو آپکی داڑھی شادی ہی دیکھکر آپکو بھی وہ ضرور اپنے میں سے تصور کریں گے اور اگر
شخص مذکور پہچان بھی لیا ہوگا - تو یہ ہمیشہ لئے اسکو اپنے وہم سے زمرہ میں پہنانیکی خاطر خاموشی اختیار
کر رکھی ہوگی -

آریہ - شیخ سعدی کا سومنات سے ہندوستان میں آنا اور وہاں سے یمن میں اور وہاں سے حجیز چلا جانا بالکل
خلاف واقعہ ہے - شاید اسوقت بحیرہ عرب یا بحر الہند یا خلیج فارس ہو نگی - یکبارگی کود کر ہندوستان سے
یمن میں چلا جانا بناء فاسد ہے - یہ حکایت اسیواسطے بوستان سرکاری مطبوعہ لنڈن سے بر خلاف واقعہ
ہونیکے سبب نکالی گئی -

مسلمان - ناظرین غور فرماویں - کہ پنڈت کیسا بیوقوف ہے - اگر کوئی شخص کہے - کہ میں ہندوستان سے
انگلستان گیا - تو اسکی نسبت کہا جا سکتا ہے - کہ وہ کود کر چلا گیا - ہرگز نہیں - پس ایسا ہی شیخصاحب کا سومنات سے
ہندوستان کو آنا اور وہاں سے پھر یمن کو چلے جانا اُس کے جھوٹ کو کیونکر ثابت کرتا ہے - کیا ہندوستان سے
آدمی یمن میں نہیں پہنچ سکتا - اور بوستان سرکاری سے حکایت مذکورہ بسبب خلاف واقعہ ہونیکے
نہیں نکالی گئی - بلکہ اختصار کیواسطے سوا حکایت مذکور کے اور بھی بہت سی حکایات درج نہیں کیں -
اے ناظرین - اس پنڈت نے جسقدر شیخ صاحب کی نسبت جھوٹ بولا - وہ آپ پر ظاہر ہو گیا - یہ آریہ ناحق
جھوٹ بک بک کر دوسروں کو غلطی میں ڈالنا چاہتا ہے - اور نہیں شرماتا -

آریہ خبط صفحہ ۲۰ - اسی طرح واقعات سکندر کو بھی مسلمان مورخوں نے نہایت غلط بیان کیا ہے
اور وجہ وہی قرآن کی بناء فاسد ہے - اور قرآن بھی اسی امر کی تائید کرتا ہے - جیسا کہ سورہ کہف میں تمام دنیا
کا فتح کرنا مشرق سے مغرب تک پہنچنا سد سکندر بنانا - سورج کا چشمہ گلے میں ڈوبنا یاجوج ماجوج کا واقعہ ہے

مسلمان - سکندر کا قصہ مسلمانوں نے بہت ٹھیک بیان کیا ہے - مگر قرآن شریف میں اس سکندر کا ذکر

ذکر نہیں۔ بلکہ ذوالقرنین کا ذکر ہے۔ آپکے اس اعتراض کا جواب ہم اس کتاب کے اول حصہ میں دے چکے ہیں
آریہ۔ شق القمر کے عدم وقوع کی نسبت دو پورانے فیصلے اکبر بادشاہ کیوقت ہو چکے ہیں

مسلمان مصنف دبستان مذاہب آتش پرست تھا۔ اور مسلمانوں کا سخت مخالف۔ اسکی تحریر قابل اعتبار نہیں ہے۔ اسنے اسلام پر بہت جھوٹی تہمتیں لگائی ہیں۔ اور آپکی طرح تعصب کی آگ میں جلا ہے پس اسکی تحریر کا حوالہ دینا آپکی سراسر نادانی ہے۔

آریہ ۔خبط صفحہ ۳۵۔ قران پوران کے واقعات بالکل مساوی ہیں۔ ہاں سچی ہیں پوران اگرچہ قران پر حاوی ہیں مگر وہ نہیں پر بھی مساوی ہونیکا دعوی نہیں۔ معجزہ شق القمر محمد صاحب کے پوران سے عزت بڑھانے کیواسطے منسوب کیا گیا۔

مسلمان قران شریف کو جسمیں صرف ایک خدا کی پرستش کا حکم ہے۔ اور بتوں اور مخلوق پرستی کی توہین ہے۔ پورانوں کے برابر جنمیں مخلوق پرستی کی تعظیم ہے۔ کہنا تعصب کی آگ میں جلنا ہے۔ قران شریف میں جو قصص درج ہیں وہ بالکل راست اور خدائے واحد کی پرستش کیطرف مائل کرنے کیواسطے عبرتناک ہیں اور پورانوں کے قصص مخلوق پرستی کیطرف صریح ترغیب دینے والے ہیں۔ یہ پورانوں کے مصنفوں کا قصور نہیں بلکہ ویدی پرمیشور کا قصور ہے جسکی بنیاد پر پورانوں کا ظہور ہے۔ اور معجزہ شق القمر حضرت کے بعد حضرت سے منسوب نہیں کیا گیا۔ بلکہ آیت شریف سے صاف عیاں ہے کہ شق القمر حضرت کے معجزہ سے ہوا۔ پھر بعد میں منسوب کیا جانا کہنا سوائے ہٹ دھرمی اور بے شرمی کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ چونکہ مخلوق پرستی کی بنیاد ویدکی بنا فاسد پر ہے اور وید کی تفسیروں کے اختلاف کی وجہ سے اسکو خالی مخلوق پرستی بنا محض بکھانا ضرور لگا ہے پس کوئی واضح دلیل اسکی منجانب اللہ ہونیکے سبب ہمکو اسکا الہامی کہنا واجب نہیں ہے۔

آریہ ۔خبط صفحہ ۳۶۔ معجزات محمدیہ کا ذکر حدیثوں میں ہے۔ قران میں نہیں کوئی حدیث زمانہ محمدی میں نہیں لکھی گئی۔ دیکھو تحفہ اثنا عشریہ کید سنفا دو نہم

مسلمان ۔قران شریف میں آنحضرت کے معجزات کا ذکر موجود ہے۔ جو ہم اس کتاب کے پہلے حصہ میں

دکھلائی ہیں۔ اور تحریف حدیث کے بارہ میں بھی اس کتاب کے اسی حصہ میں پہلے ذکر آ چکے ہیں۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپنے ناحق اعتراض کرنیکا اریوں سے ٹھیکہ لیا ہوا ہے۔ وید مصنفوں کے ہاتھ کا لکھا ہوا یا اُن کے عہد کا نا تحریف شدہ وید دکھلاتے تو یہ اعتراض کچھہ وقعت بھی رکھتا۔ اب تو آپکا یہ اعتراض بباعث نہ تحریف ہونے وید کے ویدی پرمیشور کا اعتبار کھوتا ہے بلکہ یہ اعتراض سُنکر ویدی مصنف کسی جون میں پڑا ہوا روتا ہوگا۔

آریہ۔ تیغ زنی اور لوٹ گھسوٹ بے شک تھی۔ اور واقعات لوٹ گھسوٹ میں خود بدولت تشریف فرما ہوئے۔ دیکھو کتاب شوکت اسلام مطبوعہ مطبع نظامی ۱۲۹۸ھ

مسلمان۔ آپنے واقعات جنگ کو جو اشاعت اسلام میں تاریخ ہونیوالوں سے ہوئے۔ لوٹ گھسوٹ سے نامزد کرکے ناواقفوں کو دہوکہ دینے کے لیئے کتاب کا حوالہ دیا۔ ورنہ اسلام کسی ملک میں بھی تلوار کے ذریعہ سے نہیں پھیلا۔ اگر آپ کو تاریخ کی واقفیت ہوتی تو آپ کو یہ بیماری کبھی نہ ہوتی۔ جسکے غلبہ سودا سے آپ بار بار کہتے ہیں کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا۔ اب بھی اگر آپ مسٹر ٹی ڈبلیو آرنلڈ صاحب فیلو آف یونیورسٹی الہ آباد کا مضمون اشاعت اسلام مطبوعہ ۱۸۹۸ء مفید عام آگرہ کا کوئی حصہ ملاحظہ فرمائیں تو آپکی یہ بیماری بالکل رفع ہو جاوے۔ صاحب موصوف نے یوروپین علماء عربی و چینی معتبر سیاحوں کی تواریخوں سے بخوبی ثابت کرایا ہے۔ کہ ہر ملک میں اسلام نرمی اور ہدایت سے پھیلا۔ اور برکت ہدایت محمدیہ سے بت پرست و عیسائی و یہودی فرمانروائے اپنے اپنے ملک میں معہ رعیت اسلام قبول کرتے رہے ہندوستان میں صدیوں مسلمانوں کی حکومت رہی اگر بزور شمشیر اسلام پھیلایا ہوتا۔ تو کل ہندوستان مسلمان ہوتا۔ اور ہندوؤں کا نام و نشان نہ رہتا۔

آریہ۔ کسی مخالف نے قران یا حدیث کے واقعات کا امر واقعی ہونا اپنی تصانیف میں ذکر نہیں کیا جسکی تو شہادت قران سے ملسکتی ہے۔ حضرت زیاد وغیرہ ہمیشہ منکر اور اُنکے دعویٰ کی تردید کرتے رہے

دیکھو کشف اللغات و غیاث اللغات ردیف (ز) معنی زیاد۔

مسلمان - مخالف کی آنکھ میں تو گل بھی خار ہوتا ہے۔ تاہم صدہا غیر متعصب مخالفین نے قرآن کی دنیا کے واقعات پسند کئے ہیں۔ کبھی کسی مخالف نے قرآن شریف کے واقعہ کو غیر واقعہ ہونا بیان نہیں کیا۔ زیاد ایک شخص منکر اور مخالف اسلام تھا جسکو آپ نے ادب سے بلفظ حضرت لکھا ہے۔ آپ کو چاہئے تھا کہ اپنے حضرت زیاد صاحب کی کوئی تحریر یا تصنیف دکھلاتے۔ جہاں اس نے قرآن شریف کے واقعات کو غیر واقعہ لکھا تھا۔ لغات میں تو کہیں زیاد کی انکاری تحریر تک کا ذکر نہیں آپ نے محض ہمہ دانی جتلانے کے لئے حوالہ دیا۔ قرآن شریف خود اپنے واقعہ کو صحیح بتانے کی شہادت دیتا ہے مگر آپ اندھی آنکھ مردہ دل کب دیکھ سکیں۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ✿ چشمہ آفتاب را چہ گناہ

آریہ - **الف لیلہ** - **انوار سہیلی** - **گلستان** وغیرہ قرآن سے کم شہرت یافتہ نہیں۔ بلکہ قرآن سے بڑھکر محفوظ ہیں۔

مسلمان - یہ تو ہر ایک عقل سے ادنے تک جانتا ہے۔ کہ قرآن شریف سے بڑھکر کوئی کتاب محفوظ نہیں۔ اور نہ شہرت یافتہ۔ یہ اعتراض سراپا لچر ہے۔ ہاں البتہ یہ کتابیں شہرت میں اور محفوظ ہونے میں آریہ وید کے ضرور سر تاج ہیں۔ کیونکہ کوئی شہر یا قصبہ ایسا نہیں جہاں یہ کتابیں نہ ہوں لیکن آریہ وید کا یہ حال ہے بڑے بڑے شہروں میں ایسا ایک نسخہ بھی نہیں رکھتا۔ اگر کہیں ہے تو سنسکرت کی پرانی گودڑی میں چھپا بیٹھا ہے۔

آریہ - عثمان کی مہربانی سے چہارم حصہ قرآن کا گم ہو گیا۔

مسلمان - اس اعتراض کا جواب ہم پہلے حصہ میں بخوبی دے چکے ہیں۔ اور ثابت کر دیا ہے کہ یہی قرآن شریف ہی جو آنحضرت کی زندگی میں تحریر ہوا۔ اور صحابہ کرام نے جمع کیا۔ یہ اعتراض آپکا آریہ وید پر ضرور صادق آسکتا ہے۔ اگر کہا جائے کہ یہ وہ وید نہیں جو اگنی وغیرہ پر الہام ہوا۔ اور بہت کمی بیشی ہو گئی ہے۔ کیونکہ وید کی نسبت اس اعتراض کی تردید کیواسطے کوئی بھی سند نہیں ہے۔

آریہ۔ بقول بعض ۵۰۰ و بعض ۲۲۱ آیات منسوخ التلاوت ہو گئیں۔ دیکھو مسلم باب ۳۰

مسلمان۔ قرآن شریف کی کوئی بھی آیت منسوخ التلاوت نہیں۔ آنحضرت کے زمانہ میں تفسیر کے بعض جملے صحابہ کرام آنحضرت سے سنکر آیت کے ساتھ لکھ لیتے تھے۔ ان جملوں کو بعض ناواقف آنحضرت کے بعد آیت تصور کرنے لگے۔ اسواسطے وہ جملے نکالکر قرآن شریف جمع ہوا۔ تو ناواقف جو ان جملوں کو آیت خیال کرتے تھے۔ منسوخ التلاوت تصور کرنے لگے۔ غرضیکہ قرآن شریف کی کوئی آیت منسوخ التلاوت نہیں۔ مسلم کا حوالہ دینا آپکا کچاپن ہے۔ مگر آپکو ضرور چاہئے کہ آریہ وید کا مصنف اگر کوئی پیدا ہو تو تلاش کر کے اس سے وید کی صحت کرائیں۔ جیسا کہ بقول آپکے بہت لوگ شک بھی ہے۔ ایسا ہی کسی حاشیہ نگار نے ویدوں میں جعلی شرتیاں لکھدی ہیں۔

آریہ۔ ہزاروں حافظوں کے حفظ ہونا معتبری کی دلیل نہیں۔ محمد صاحب کے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ دنیا میں کوئی بھی نہیں۔ پہلے نسخے عثمان نے جلادیے تھے۔

مسلمان۔ حفظ کرنا قرآن شریف کی محفوظیت پر بھاری ثبوت ہے۔ تحریری نسخہ جات میں ردّ و بدل ہو سکتی ہیں۔ مگر زمانہ آنحضرت سے آجتک جو قرآن شریف لوگ حفظ کرتے آئے ہیں۔ انکی یاد یہی وجہ ہے کہ کوئی مخالف قرآن شریف میں تبدیلی نہ کر دیوے۔ چنانچہ پادریوں نے بھی ایک دفعہ کوشش کری تھی۔ کہ کل نسخہ جات قرآن شریف کے خرید کر انہیں تبدیلی کر دیں۔ یا تلف کر دیں۔ مگر جب ان پر روشن ہو گیا کہ وہ قرآن شریف جو لوگوں کے دلونپر لکھا ہوا ہے۔ انکی اس منصوبہ کو خاک میں ملا دیگا تو وہ اپنے اس ارادہ سے باز آئے۔ البتہ آریہ وید دیوان جعفر زٹلی سے بھی نامعتبر ہے۔ جیسا حفظ کرنا تو یکطرف کل آریہ ورت میں ایک شخص بھی بخوبی ناظرہ خواں نہیں۔ حضرت عثمان کے قرآن شریف جلانیکا ہم جواب دے چکے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خود نہیں لکھتے تھے۔ مگر جو قرآن شریف آنحضرت کے مواجہ میں تحریر ہوا۔ وہ جمع ہوا۔ اب ذرا مہربانی کر کے آریہ وید کی تو سناؤ کہ انکے مصنف نے کوئی نسخہ لکھا تھا یا نہیں اگر لکھا تھا تو کس دنیا میں ہے۔ آیا انکے مصنف صاحب مثل و بالکہ بیت

گم ہیں۔ پس وید کی ضرور معتبری کی کوئی دلیل نہیں۔

آریہ خبط۔ صفحہ ۴۱ سے ۴۴ میں قصہ پر حسب خواست مرزا صاحب چند علماء یوروپین کی رائیں قرآنی واقعات و تعلیمات و ہدایات کی نسبت پیش کرتے ہیں۔

مسلمان۔ پنڈت صاحب نے اپنے خبط کے صفحہ ۴۱ سے ۴۴ تک متعصب پادریوں کی رائیں قرآن شریف اور آنحضرت صلعم کے مخالف تحریر کر کے ورق سیاہ کیے۔ حالانکہ انکی رایوں کا مسلمان دندان شکن جواب دے چکے ہیں۔ اور ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے۔ کہ کوئی مخالف اگر دوسرے مذہب کی نسبت مخالف رائے ظاہر کرے۔ تو وہ قابل اعتبار نہیں ہوتی۔ کیونکہ اسمیں تعصب اور طرفداری کا ملاؤ ضرور ہوتا ہے۔ البتہ جو رائے اپنے دوسرے مذہب کے حق میں ہو۔ وہ ہر طرح سے قابل یقین ہو سکتی ہے۔ جسقدر غیر متعصب یوروپین علماء جان ڈیون پورٹ وغیرہ کی رائیں اسلام کی تائید کرتی ہیں۔ اگر انکو تحریر کیا جاوے۔ تو بڑے حجم کی کتاب درکار ہے چونکہ وہ رائیں متعدد کتب اسلام و یوروپین میں درج ہیں۔ اسلیئے ان کو یہاں درج نہیں کرتا۔ مگر پنڈت صاحب کو یاد رہے کہ آپ وید پرستی سے پھولے پھرتے ہیں۔ وید کے تو ابتداء ہی سے خاص ہندو بھی مخالف ہیں۔ جین مت اور بدھ مذہب کے لوگ جسطرح مچھلی پتھر چاٹ پھرتی ہے۔ وید سے اسطرح پھرے ہوئے ہیں۔ بعض خاص پنڈت وید اسمیں مخلوق پرستی بتاتے ہیں۔ اور شیونرائن۔ برہمو جیسے محقق وید کی نسبت جو رائیں دیتے ہیں وہ سب پر عیاں ہیں۔

آریہ خبط۔ صفحہ ۵۵ تا ۵۸ مسیلمہ کذاب کے معجزہ سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ شمس تبریز نے کھال اوتاری۔ اور سورج کو بولایا۔ پورن بھگت قتل شدہ بارہ سال کے بعد زندہ ہوا۔ گرونانک نے [illegible] پیدا کرتے۔ اسی طرف کعبہ پھر جاتا تھا۔ موسی کے معجزہ سے پتھر بھاگا۔ ایک برات کی ڈوبی ہوئی کشتی غوث الاعظم جیلانی نے نکالی کئی سال بعد مردوں کو زندہ کیا۔ جب یہ تمام مذکورہ بالا باتیں جو کثرت سے ہوئے عقلمند نہیں مانتے۔ حالانکہ اب تک انکی روایات موجود ہیں۔ اور معجزہ شق القمر کو کیونکر مان لیں جو

مسلمان - واقعات مذکورہ بالا اگر معتبر شہادت سے پایہ ثبوت کو پہونچ جائیں - تو پھر انکا نہ ماننا
متعصبوں اور بے ایمانوں کا کام نہیں بلکہ سراسر بے ایمانی ہے - اگر پایہ ثبوت کو نہ پہونچیں تو ناحق تسلیم کر لینا
نادانی ہے - اور معجزہ شق القمر جو طرح ثبوت کامل رکھتا ہے - اور واقعی ظہور میں آچکا ہے - خلاف بیہودی عقل
کے تصور کر کے نہ ماننا تعصب کے دریا میں ڈوبی ہوئی نشانی ہے

آریہ - خبط - صفحہ ۹۵ - مگر ایسے بیسیوں معجزات توہمات آپکے نبیوں کے دکھلا سکتے ہیں آپکی
مستند کتابوں سے اصل عبارت ترجمہ کر کے دکھلاتے ہیں - (۱) میں ثابت ہے کہ آنحضرت نے تھوڑے سے
گوشت اور آٹے میں اپنے منہ کا لعاب ڈالا - ہزاروں آدمی سیر ہو گئے - (۲) حضرت کی انگلیوں سے
پانی کی نہر جاری ہو گئی - (۳) ایک گوہ نے حضرت کی نبوت کی شہادت دی (۴) استون حنانہ حضرت
کی جدائی میں رونے لگا (۵) حضرت عقیل سے بموجب فرمان حضرت پہاڑ باتیں کرنے لگا (۶) حضرت
کی قضاء حاجت کے وقت درختوں نے جمع ہو کر پردہ کیا - (۷) حضرت سے ایک لقمہ بولا - (۸) سنگ
ریزہ حضرت اور آپکے خلیفوں کے ہاتھ میں قرآن شریف کی آیتیں پڑھتے تھے (۹) ایک درخت حضرت
کے حاضر ہوا - (۱۰) حضرت کے جسم کا سایہ نہ تھا - (۱۱) حضرت کو پوشیدگی کی خبر تھی (۱۲) حضرت
عائشہ نے حضرت کے منہ کی روشنی سے سوئی میں تاگا ڈالا (۱۳) آنحضرت کے تبسم کے وقت منہ سے
نور تاباں تھا - (۱۴) بعدل کی برکت سے چوب میں عرق پیدا ہوا - (۱۵) حضرت کا پسینہ نہایت
خوشبودار تھا - (۱۶) حسن حسین کے منہ میں زبان دیتے تو انکی پیاس بجھ جاتی تھی -

مسلمان معجزات و کرامات مندرجہ بالا اہل اسلام کی مستند کتابوں میں درج ہیں - آپ کو
بھی انکے مستند ہونیکا اقبال ہے - پھر ایسی مستند کتابوں سے واقعات کو جھوٹ سمجھنا تعصب کی انتہا
سے مزا ہے - آپکے اس اعتراض پر ناک کٹے کی مثال ہے - جو اپنی ناک کٹی ہوئی کی شرم نہ کرے
بلکہ یہ کہے کہ اصل آدمی ناک کٹا ہی ہوتا ہے جسکے منہ پر ناک ہے وہ نکٹا ہے - آپکے وید اور ویدی مصنفوں
کا ناک کٹی جیسا حال ہے - کیونکہ نہ تو مصنف وید سے کوئی کرامت یا معجزہ ظہور میں آیا - نہ خود وید صاحب

پڑھنا ہیں - صرف سنسکرت کی بے معنی (یعنی گپ چھپ اور رچائیں ہیں - اسواسطے آپکو خداوند کریم کے مقبول بندوں کے معجزات پر شک آتا ہے جو آپکی جان کو کھاتا ہے حضرت مسیح جو خداوند کریم کے سچے بندے اور سچے کلام پر صدق دل سے ایمان رکھنے والے ہوتے ہیں - اور سچے دین کی آیت کی وجہ بذات خداوندی میں غرق رہتے ہیں - خداوند کریم کی برکت انکے شامل حال رہتی ہے - اور خداوند کریم قادر مطلق جو آریہ پرمیشر کیطرح پارلیمنٹ کے مجوزہ قانون کا پابند نہیں ایسی معجزات و کرامات انکو دیتا ہے جو کتاب خدا کیطرف سے نہ ہو جسکی بھاشی کارزی کا می جعلساز ہوں - انکی کرامت کب سرزد ہوتی ہے - آن سے پرمیشر خود سے مرتے ہیں -

بہتر آبرہی اسے حسو کہیں نصیحت
کہ از مشقت آں جز بمرگ نتواں رست

آریہ خبط صفحہ ۶۲ - محمدی لوگ ہمیشہ دعوی کرتے ہیں - کہ محمد صاحب رحمت العالمین ہیں مخالف ہمیشہ تردید کرتے ہیں کہ نہیں نہیں رحمت العالمین ہیں - صدہا بے قصوروں بے گنہوں کا خون بہایا - کتب خانہ جلایا خلقت کو شہید کردیا - جنکے ماں باپ مرگئے - اولاد یتیم ہوگئی - زوال آنا - خاندان تباہ ہونا - ملک میں قحط ہونا - سو برس میں امت کا بہتر گروہ کے قریب بٹ جانا - غرضیکہ تمام نحوست کے نشان ہیں - جہاں جائیں قدم شریف * نہ رہے سبزہ نہ رہے خریف -

مسلمان - آپ رحمت العالمین کے معنے نہیں سمجھے - آنحضرت نے نجات جاودانی حاصل کرنیکا رستہ بتایا - خداوند کریم کے حکموں کو سنایا - ہر قسم کی تہذیب و تادیب کی تعلیم دی - غرض الانسان کیواسطے جو امور بھلائی کے ہیں وہ سکھلائے - کفار کے سوا جو سچے دین پر خواہ مخواہ حملہ کرتے تھے - اور اسوجہ سے گنہگار تھے کسی بے گناہ کو قتل نہیں کیا - کوئی کتب خانہ نہیں جلایا - ناحق آپکا الزام اس سے - تاقیامت آنحضرت رحمت العالمین ہیں - مگر زمانہ کی سختی و نرمی جو خداوند کریم کے اختیار ہے - انکے رحمت العالمین ہونے پر عاید نہیں ہوسکتی - البتہ نحوست کا نام دیا - اور آریہ ورت پر خوب عاید ہوسکتا ہے - اسلئے آریہ ویدنے اپنے پیرؤں کو ہمیشہ دیگر قوموں کے مطیع رکھا - انکی عورتیں چھپوائیں - جہالت میں غرقاب رکھا -

پرو پانڈو کی اولاد میں نفاق ڈالا۔ کل آریہ ورت کو بت پرستی میں ڈبو چھوڑا۔ اب بھی آریہ ویدک نحوست
دور نہیں ہوتی۔ جب سے آریوں کی زبان پر وید کا شور ہے۔ تب سے ہندوستان پر ٹڈی دل کا زور ہے۔ پہلے ٹڈی دل
نہایت قسمت کو دیکھے تھے جب پنڈت صاحب تشریف لائے۔ آپکے قدوم نحوست لزوم کے آتے ہی ٹڈی دل نے دونوں
وقت ملیں [illegible] پرگنہ کی خورد برد کر لیں۔ چنانچہ یہ مثال ویدی پر ٹھیک صادق آئی۔ جہاں جائیں قدم شریف
[illegible] ہے خیر نیف۔

آریہ خبط صفحہ ۵۶۔ جارج سیل صاحب فرماتے ہیں کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ محمد معجزہ سے طور پہ
[illegible] کو دیکھو گا۔ یہ غلطی ہے۔ یہ معجزہ نہیں بلکہ دھوکا ہے۔

مسلمان۔ جارج سیل کی رائے نری لغو ہے۔ ہاں البتہ آپ بھی دیانند صاحب کی سوانح عمری جو
پنڈت آریں صاحب اگنی ہوتری نے تحریر فرمائی ہے۔ دیکھ لیں جنہوں نے اپنے والدین کو دھوکا
دیا۔ ہاتھ میں گڈوی لیکر پاخانہ کے بہانہ بھاگ گئے۔

آریہ۔ جب اسلام کا غلبہ تھا تو لکم دینکم ولی دین کا حکم تھا۔ جب اسلام کا زور ہوا۔
شرارت کفار بڑھنے لگی تو قتل کا حکم ہوا۔

مسلمان۔ کیا یہ شرارت کفار کی روک کے لیئے قتل کا حکم دینا مناسب نہیں۔ اگر نہیں تو آریہ وید
نے ویدوں کے شرارت روکنے کے لیئے ایسا حکم کیوں دیا۔

آریہ خبط صفحہ ۶۶۔ تفسیر ثعلبی میں ہے کہ روز حدیبیہ عمر فاروق نے نبوت محمدیہ سے انکار کیا تھا۔

مسلمان۔ تفسیر ثعلبی میں ایسا ذکر نہیں۔ نہ حضرت عمرؓ نے نبوت آنحضرت سے کبھی انکار کیا۔ یہ آپکی سمجھ کو
مار ہے۔ بلکہ ویدی مصنف اگنی وغیرہ سے کل ہندوؤں کا انکار ہے۔ ویدک انکاری یا جی کیطرف خیال
فرمائیے۔ جو وید کا چشمہ برخوردار ہے۔

آریہ خبط صفحہ ۶۰۔ خدا خیر الماکرین کو اپنے نبی کے بچانے کے لیئے ایسی سخت مصیبت پڑی جسکا
کوئی حد حساب نہیں۔ حضرت کے لیئے اسم ما سے نکر فریب کرنا پڑا کافروں کو دھوکہ دینے کیواسطے مٹی کی

انجیل و الاکتو بھیجدیا - بلکہ ایک سکاری کو کافی نہ سمجھا عنکبوت کو بھی سدرۃ المنتہیٰ سے یا طوبیٰ کے درخت سے لٹکایا -

مسلمان - خیر الماکرین جیکے معنی پنڈت صاحب مکر کرنیوالا سمجھے ہوئے ہیں - اسکا جواب ہم کتاب کے پہلے حصہ میں بھی دے آئے ہیں - اب یہاں بھی ذکر کرتے ہیں کہ اسکے معنے وہ نہیں جو پنڈت صاحب سمجھے ہیں - بلکہ اسکے معنے ہیں مکر کی بہتر سزا دینے والا - اور خداوند کریم کا ہر ایک کام با اسباب ہوا کرتا ہے آنحضرت رسول کریم کے بچاؤ کیواسطے کوئی نہ کوئی تو ضرور سبب بنا ہی تھا - بلکہ خداوند کریم خالق کل ہے یہ عمدہ تدبیر کی جس سے کسی طرف کا نقصان نہ ہوا آنحضرت اور آپکے ساتھی والے بھی بچ گئے اور دشمنوں کو ہدایت پانیوالے بھی - مگر آریہ پرمیشر جیسا کوئی بھی مکار نہیں - جو ویدک بیہتری کرنیوالوں کو اپنے سے دولت کی دعائیں مانگنی سکھانے میں مکر کرتا ہے - مگر ہمیشہ ان کو زیر رکھتا ہے - دشمنوں میں پھوٹ ڈالنے کی ترغیب دیتا ہے چنانچہ اس کتاب کے پہلے حصہ میں ہم بحوالہ دیانندی وید بھاشیہ اسکو ثابت کرآئے ہیں بھلا اس سے بھی اور زیادہ کوئی مکار ہو سکتا ہے -

آریہ خط - صفحہ ۹۹ - حضرات اصحاب فرماتے ہیں کہ مدینہ کے رستہ میں ایک مخالف جوان آنحضرت کے پکڑنے کو گیا آنحضرت کی دعا سے اسکا گھوڑا زمین میں دھس گیا - آپنے اس مخالف نے نام نہیں لکھا ثبوت قیامت تک ندارد -

مسلمان - اس مخالف کا نام سراقہ بن زید تھا صحیح حدیث میں اسکا ثبوت ہے - آپکو اسلامی کتابوں کی خبر نہیں -

آریہ خط صفحہ ۰۰ - سورہ انفال کی آیت ۱۷ کی نسبت محمدی کہتے ہیں کہ حضرت نے مٹھی کنکریوں کی یا خاک کی پھینکی - وہ کفار کی آنکھوں میں پڑی - مگر آیت میں کنکریوں یا خاک کا خاک بھی نام و نشان نہیں - اسواسطے مفسرین کا باہم نفاق ہے - کوئی جنگ احد کوئی جنگ بدر میں کہتا ہے -

مسلمان - آپنا مدلول بین قصہ جنگ کے معجزہ پر مشتمل ہے یعنی ایک جنگ میں آپکے پھینکوا دینے

سے دوسری میں تیر مارنے سے تیسرے میں مٹھی خاک ڈالنے سے فتح ہوئی۔ رمی کے لفظ پر کل مفسرین کا اتفاق ہے جن صحابہ کرام نے اپنی چشم سے یہ تینوں واقعہ دیکھے۔ انکی شہادت موجود ہے۔ اگر یہ آیت واقعہ مذکور کے متعلق نہ تھی۔ تو آپ اسکی تفسیر کرتے۔ کہ رمی کا لفظ کسواسطے مستعمل ہوا ہے۔ اور کس موقعہ سے متعلق ہے۔ یونہیں غیر متعلق کہہ کر اعتراض کر دینا ہٹ دھرمی اور بے شرمی ہے۔

آریہ ۔ خبط۔ صفحہ ۷۱۔ بہتوں پر تھوڑوں کا غالب آنا معجزہ نہیں ایسے کئی واقعات تاریخ میں ظاہر ہیں۔

مسلمان ۔ تھوڑوں کے بہتوں پر غالب آنیکے تاہم کوئی نہ کوئی وجہ ہوتی ہے۔ یا تو تھوڑے غالب آنیوالے بہتوں مغلوب ہونیوالوں کی نسبت زیادہ قوی ہونگے۔ یا زیادہ قواعد دان۔ مگر ان جنگوں میں تو مسلمان و کافر ایک ہی قطعہ زمین کے رہنے والے تھے۔ انکی جسمانی قوت میں کچھ فرق نہ تھا۔ اور نہ قواعد دانی میں۔ کیونکہ جو مسلمان تھے وہ انہیں کافروں میں سے مسلمان ہوئے تھے۔ پس ان جنگوں میں تھوڑوں کا بہتوں پر غالب آنا سوائے عمل معجزہ کے نہیں تھا۔ پھر ایسے موقعوں پر جہاں مخالفوں کا لشکر مسلمانوں سے کئی گنا تھا۔

آریہ ۔ خبط۔ صفحہ ۷۲۔ کثرت سے اسلام کا پھیلنا خود قرآن سورہ محمد سے ثابت ہے جسکا ترجمہ ہے کہ جب تم کفار سے بھڑو تو گردنیں ہی مارنی۔ یہاں تک کہ جب کشتہ ڈال چکے۔ تو انہیں مضبوط باندھو قید پھر یا احسان کرو پیچھے یا چھڑوائی لیجیو۔ جب تک کہ رکھدے لڑائی اپنا اوزار۔ پس اسلام قتل اور جہاد وغیرہ سے پھیلا۔

مسلمان ۔ ناظرین غور فرماویں۔ اور پنڈت صاحب سے دریافت کریں کہ اس آیت سے بزور مسلمان کرنا کہاں سے ثابت ہے۔ جن موقعوں پر قرآن شریف میں جہاد کا حکم ہے۔ وہاں صرف کافروں کے ظلم کی روک مقصد ہے۔ نہ کہ خواہ مخواہ اسلام پھیلانے کی خاطر لڑنے کو۔ دیکھو رسالہ انگریزی مصنفہ [illegible] ڈاکٹر لیٹنر تعریف جہاد۔ آیت مذکور سے صاف ظاہر ہے۔ کہ جب تم کافروں سے لڑو۔ تو ان کو قتل کرو۔ تاکہ انکی قوت اسلام کو ستانے کی گھٹ جاوے۔ اور تب پکڑو اور قید رکھو جب تک کہ وہ

لڑائی سے باز نہ آویں - اور اپنے ہتھیار نہ ڈالدیں - اور اگر وہ ہتھیار ڈالدیں تو قیدیوں کو چھوڑ دو مفت
یا کچھ لیکر - اس آیت سے یہ بالکل نہیں پایا جاتا - کہ قتل کرتے جاؤ - جب تک کہ اسلام نہ قبول کریں - یا قید
رکھو - جب تک کہ اسلام نہ قبول کریں - اور جو حکم آیت شریف میں ہے - ہر ایک جنگ میں بتایا جاتا ہے
ملک گیری کے واسطے فتوحات کرنے کو یا مخالفوں کے حملے روکنے کو اسلام پھیلانے کے واسطے قتل و خونریزی
کرنا تعصب سے مبرا ہو - آیت شریف کے حکم کے بموجب ہر ایک جنگ میں عمل کیا گیا - چنانچہ جنگ
کروسیڈ میں سلطان صلاح الدین نے جو عمدہ سلوک قیدی عیسائیوں سے کیا اُسکے علماء یورپ بھی
شاہد ہیں - ویدی ہدایت کیطرح نہیں کہ مخالفوں کو مار ہی ڈالو - اور اگر قید میں آجاویں تو انسے بہت
سختی کرو اور ان کو چھوڑنیکا نام بھی نہ لو - دیکھو دیانندی یجر بھاشیہ صفحہ ۶۹۱ سوکت ۷ - جہانپر جنگ قتل و
خونریزی و سخت قید کی ایسی تاکید تو کردی - مگر قوت منجزی کہاں سے لاوے -

آریہ - علاوہ برآں اُنکی حالت فوجی سپہ سالاروں جیسی تھی - بلکہ وہ تاخت و تاراج کرنیوالے سردار تھے جہاں
جہاں جہالت تھی اسلام پھیلا - اب اسلام دن بدن تنزل پر ہے -

مسلمان - افسوس کہ آریوں کو سپہ سالاری پر بھی طعنہ ہے - انہی پست ہمتی کے باعث ہمیشہ ہندوستان
کی مٹی پلید کراتے ہے - اگر مسلمانوں کی حالت فوجی سپہ سالاروں جیسی تھی - تو جن لوگوں سے اُنکے جنگ ہوتے رہے
وہ کوئی ویدی و کانوں میں بیٹھنے والے بزدل نہیں تھے - بلکہ وہ اُن سے بھی زیادہ فوجی سپہ سالار تھے
اول جب مسلمانوں کی لڑائی عربوں سے ہی تو وہ خود انہیں میں سے تھے - اور دیگر ترک و افغان لوگ ان سے
بھی زیادہ زور آور تھے - مگر اسلام بزور شمشیر نہیں پھیلا جتنی لڑائیاں ہوتی رہیں وہ مخالفوں کے
حملوں کی روک تھیں - یا ملک گیری کیواسطے بعد فتح کے اسلامی ہدایت نرمی سے دیجاتی تھی جو
مخالف اسلام بالصمصام کا طعنہ دیتے ہیں - وہ انکی غلط فہمی ہے - اسلامی ہدایت بلا جنگ کے بہتر ہے
اب دن بدن اسلام ترقی پر ہے - یورپ جیسے مہذب ملک میں بھی اب اسلام روز افزوں ترقی کر رہا ہے
غرض جہاں جہاں تہذیب پھیلتی جاتی ہے - وہاں وہاں اسلام بھی ساتھ کا ساتھ پھیلتا جاتا ہے

چنانچہ اِن آریوں سے بھی کسی دن اسلام قبول کر لینے کی امید ہے۔ اسلامی حقائق آپ پر کھلتے جاتے ہیں۔ ہر ایک ملک میں اسلام کا فیض جاری ہے۔ کہ آریہ پنتھ کیواسطے بڑی بھاری خواری ہے۔

آریہ مخبط۔ صفحہ ۶۰۔ قرآن میں کوئی معجزہ نہیں ہے۔ کہاں محمد صاحب انکاری ہیں۔ جبکہ یہ معجزات قرآن عملی طور پہ بیان کرتا ہے۔ انکی بمعہ ولد تردید موجود ہے۔ اگر مرزا صاحب کوئی اور معجزہ لائیں۔ سفینہ دہری کو بسم لگائیں۔ تو ہم جہالت کی دھجیاں اُڑانے کو تیار ہیں۔

مسلمان۔ قرآن شریف میں معجزات کا ثبوت موجود ہے۔ آنحضرت انکاری نہیں۔ جسکو آپ تردید کہتے ہو۔ اس سے آپکی بے علمی ثابت ہے۔ ہم نے آپکا کہا ہوا کچھ رد کر دیا ہے۔ مگر کیا کریں ویدوں سے ادراک کو شرم ہوتی ہے۔ آپنے تو شرم کی ستیاناس کرنے کیلئے دہریہ ہی جنم کر چھوڑی ہے۔

آریہ مخبط۔ صفحہ ۶۷۔ اب ہم قرآن کے رو سے اسباب کا ثبوت دیتے ہیں۔ آنحضرت صاحب سے معجزے مانگے۔ سورۂ انعام۔ قد نعلم الیخ۔ **ترجمہ**۔ ہم جانتے ہیں کہ تمکو غم دلاتے ہیں۔ انکی آیتوں کی معجزہ طلب باتیں سو وہ تجھکو نہیں جھٹلاتے۔ لیکن بے انصاف اور اللہ کے حکموں سے منکر ہوئے جاتے ہیں۔ یعنی معجزے مانگے گئے۔ حضرت نے انکار کیا۔ انہوں نے جھٹلایا۔ خدا تسلی دیتا ہے کہ یہ بے انصاف ہیں۔

مسلمان۔ غلطی کرنی اور دھوکہ دینا تو آپکے حصہ میں آیا ہوا ہے۔ آیت شریف سے یہ بالکل نہیں ظاہر ہوتا کہ کافر معجزہ طلب کرتے تھے (معجزہ طلب) الفاظ اپنے گھر سے لگائے اور غلط تفسیر کی۔

آریہ۔ والذین کذبوا بآیتنا صم وبکم فی الظلمت من یشاء اللہ یضللہ۔ **ترجمہ** جو ہماری باتوں کو جھٹلاتے ہیں۔ وہ بہرے اور گونگے ہیں۔ اندھیرے میں جسکو چاہے اللہ گمراہ کرے۔ حضرت نے نبی ہونیکا دعوی کیا۔ لوگوں نے معجزہ مانگا۔ یہ نہ بتلا سکے۔ لوگوں نے جھوٹا کہا۔ خدا کافروں کو معجزہ نہیں دکھلاتا۔ بلکہ گالیاں دیتا ہے۔

مسلمان۔ اس آیت میں بھی معجزہ کا ذکر کہیں نہیں۔ اور نہ کافروں کا معجزہ مانگنا ثابت۔ آپ تفسیر کرنے میں غلطی کھاتے ہیں۔ اور عام کو دھوکہ دیتے ہیں۔

آریہ۔ سورۂ انعام۔ قل انی علی بینۃ من ربی وکذبتم بہ ما عندی ما تستعجلون۔

ترجمہ۔ تو کہہ (اے محمد) مجھکو گواہی پہونچی ہے میرے رب کی اور تم نے اسکو جھٹلایا۔ میرے پاس نہیں ہے (معجزہ) جسکی شتابی کرتے ہو۔ یعنی انکاری ہیں کہ میرے پاس معجزہ نہیں۔

مسلمان۔ دہوکہ دہی اور غلط بیانی تو آپکا اول ہی سے طریق چلا آیا ہے۔ دیکھو اس آیت کا معجزہ سے ہرگز تعلق نہیں۔ لفظ معجزہ خطوط وحدانی میں آپنے اپنے گھر سے لگا دیا۔ اس آیت شریف کا مطلب یہ ہے کہ جب آنحضرت کافروں کو قیامت کے حالات سناتے تھے۔ تو کافر کہتے تھے کہ جھوٹ ہے۔ اب قیامت آجاوے تو ہم مانیں۔ اسپر خداوند کریم فرماتے ہیں۔ کہ کہہ (اے محمد) میرے پاس قیامت کے حالات کی گواہی پہونچی ہے نہ کہ قیامت کا لے آنا۔ چونکہ قیامت ایک مقررہ وقت پر ہوگی پس وہ حسب خواست تمہاری شتابی نہیں ہوسکتی۔

آریہ۔ خبط صفحہ ۰۰ سورہ صافات۔ خلقنٰہم من طین لازب بل۔ **ترجمہ** یعنی انکو بنایا ہے گارے چکنی سے بلکہ تجھکو تعجب ہے۔ کہ ایمان کیوں نہیں لاتے۔ اور وہ تجھ سے ٹھٹھے کرتے ہیں۔

مسلمان۔ مہربانی کرکے اس آیت سے بھی کوئی نہ کوئی نتیجہ نکالتے۔ تاکہ آپکی گپ جھاڑی جاتی۔ معلوم نہیں کہ اسجگہ آپ نتیجہ نکالنے سے کیوں خاموش ہے۔

آریہ۔ سورۂ انبیا۔ فلیاتنا بآیۃ کما ارسل الخ **ترجمہ** (کافر کہتے ہیں) چاہیے محمد کو لے آوے ہم پاس کوئی نشانی یعنی معجزہ جیسی لائے ہیں پہلی (آگے خود بخود جواب ہے) کہ نہیں مانے ان سے پہلے کسی بستی نے کھپائی ہمنے کیا اب کوئی یہ مانیں گے۔ اسی واسطے تجکو اے محمد معجزہ نہیں دیا۔ خوب

مسلمان۔ کیا خوب آیت فہمی ہے۔ کافر وہ معجزے طلب کرتے تھے۔ جو پہلے نبیوں سے ظہور میں آچکے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جب ان معجزوں کو یہ لوگ پہلے جھٹلا چکے ہیں۔ اور بسبب انکے جھٹلانے کے انکی بستیاں کی بستیاں غارت ہو گئیں۔ اب اگر پھر بھی معجزات دکھاویں

تو یہ لوگ کیونکر مانیں گے - یاد رہے کہ جس جس جگہ قرآن شریف میں معجزہ سے انکار ہے - وہاں نقلیہ معجزات دکھانیکا ذکر ہے - اور جلدی قیامت لے آئیگا -

آریہ - ان پانچوں کے علاوہ ہمنے ۹ شہادتیں انکار معجزات محمدیہ میں قرآن شریف سے نکال کر تکذیب براہین احمدیہ میں درج کردی ہیں - اب ۹ کے بجائے چودہ گواہ ہوگئے ہیں - سید احمد خاں صاحب انکار معجزہ میں ہماری تائید کرتے ہیں -

مسلمان - جو ۹ گواہ آپنے تکذیب میں نسبت انکار معجزہ دیئے - انکی ہی شہادت سے ہمنے اثبات معجزہ ثابت کرادیا - اب پہلے پانچ گواہ ثبوت مزید انکار معجزہ کے دیئے - سو یہ بھی جیسا کہ ہمنے اوپر بیان کردیا انکار معجزہ آنحضرت کو ثابت نہیں کراتے - پس آپکا دعوی پایۂ ثبوت کو نہیں پہونچا - بار بار انکو اس کرنے والے کو دیکھے پڑتے ہیں - سید احمد خان صاحب کی غلطی کا جواب تفسیر حقانی میں پورا پورا آچکا ہے - اب جیسا سید صاحب پشیمان ہیں - اگر آپ کو شرم ہو تو آپ بھی پچھتاؤ - اور راہ راست کی طرف آجاؤ - مگر کیا کروں تعصب آپکے جسم میں ایسا سرایت کرگیا ہے - کہ نکالنا اسکا بہت مشکل ہے - جہاں آپ بیمار ہوتے ہیں - ہم علاج کردیتے ہیں - مگر شفا منجانب اللہ ہے - معجزہ شق القمر ہمنے واضح طور پر تاریخی و واقعاتی و دیگر طور پر ثابت کردیا ہے - اور آپکے اعتراض رد کردیئے - اگر اب بھی آپ کے دل میں تعصب جوش مارےگا - تو علاج کو تیار ہیں -

معجزہ فصاحت قرآنی کے اعتراضوں کا جواب

آریہ - خبط - صفحہ ۴۰ - اثنائے بحث میں اکثر مولویوں نے فصاحت قرآنی کو معجزہ گردان کر فاتوا بسورۃ من مثلہ کا دعوی پیش کیا - ناظرین مناسب معلوم ہوا کہ ہم معجزہ فصاحت کی تفتیش کریں اور اسکی اصلیت کو عام محمدیوں پر کھولیں - کہ آیا یہ معجزہ ہے یا نہ - اور جو گھمنڈ انکے دل میں بیٹھا ہوا ہے - اسکو اچھی طرح دور کریں - واضح ہو کہ بنیاد اس معجزہ کی قرآن کی آیات ذیل ہیں -

(۱) **سورہ بقر** وان کنتم فی ریب مما نزلنا الخ ترجمہ اے لوگو اگر تم شک میں ہو اس کلام سے جو اتارا ہمنے اپنے بندے پر تو لے آؤ۔ ایک سورت اسی قسم کی اور بلاؤ جسکو حاضر کر سکتے ہو اللہ کے سوا اگر تم سچے ہو۔

(۲) **سورہ یونس** قل فاتوا بسورۃ مثلہ الخ ترجمہ تو کہہ دے لاؤ ایک سورت ایسی اور پکارو جسکو پکار سکو۔ اللہ کے سوا اگر تم سچے ہو۔

(۳) **سورہ ھود**۔ ام یقولون افترٰہ قل فاتو الخ ترجمہ کیا کہتے ہیں قرآن کو افترا کیا ہے تو کہہ لے آؤ۔ دس سورتیں ایسی باندہ کر اور پکارو جسکو پکار سکو۔ اللہ کے سوا اگر تم سچے ہو

(۴) **سورہ بنی اسرائیل**۔ قل لئن اجتمعت الانس الخ ترجمہ کہہ اگر جمع ہوں آدمی اور جن اسپر کہ لادیں ایسا قرآن نہ لادیں گے ایسا اور پڑے مدد کریں ایک کی ایک

(۵) **سورہ قصص**۔ قل فاتوا بکتاب من عند اللہ الخ ترجمہ ان سے کہہ دے کہ خدا کے پاس سے کوئی کتاب لاؤ۔ جو توریت و قران سے زیادہ ہدایت کرنیوالی ہو۔ اگر تم سچے ہو۔

واضح ہو کہ نمبر ۱ و ۲ میں ایک ایک سورہ کیمطابق نمبر ۳ میں دس سورتوں کے مطابق نمبر ۴ میں کل قران کے مطابق و نمبر ۵ میں توریت و قران کے مطابق خواہش کیگئی ہے۔ نمبر ۵ معجزہ فصاحت کے متعلق نہیں۔ ایک ہدایت کی کتاب مانگی گئی ہے۔ ہندوستان کے ہندؤں کے پاس کتاب موجود ہے۔

مسلمان۔ آیت نمبر ۵ کو خود آپنے معجزہ فصاحت میں گردانا۔ اور پھر اسکو غیر متعلق قرار دیا۔ اہل اسلام کا دعوےٰ فصاحت آیت نمبر ۵ کی بنیاد پر نہیں۔ یہ آپکی دھوکہ بازی ہے۔ ہاں ایک ہدایت کی کتاب مانگی گئی ہے۔ ستیارتھ پرکاش کا مصنف دوبارہ جنم پاوے تو قران شریف جیسی ہدایت کا کلام تصنیف نہیں کر سکتا۔ اگر مہاشیوں کے پاس ہدایت کی کتاب موجود تھی تو دکھا دیو کا لنگ کیوں

ہو جاتا۔

آریہ۔ صفحہ ۷۸ کی آیت نمبر ۲۳ و ۲۴ کی بابت سید احمد خان صاحب کی رائے ہے۔ کہ قرآن معجزہ فصاحت مقصود نہیں۔

مسلمان۔ آپکی اور سید صاحب کی رائے ضروری نہیں۔ بلکہ مجبوری ہے کیونکہ آپ بعد سید صاحب مخبر سید ہونے کا دم مارتے ہو عربی دانی کا دعویٰ کرتے ہو۔ اگر قرآن شریف کی مثل کوئی آیت بناؤ۔ تو بن نہیں سکتی شرمندگی اوٹھانی پڑتی ہے۔ نہ بناؤ تو مجز نہیں تھا۔ اسواسطے یکمی اپنی ظاہر کرکے عام کو طفل تسلی دیتے ہو۔

آریہ۔ صفحہ ۸۸ سطر ۱۱۔ اب یہ دیکھنا ہے کہ کسی نے مقابلہ کیا یا نہیں۔ خود قرآن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ بہت شخصوں نے کیا۔ اور مفسرین کو اقبال ہے۔ نضر بن حارث کا بنایا ہوا قصہ سنکر بندگان قریش نے قرآن کا سننا ترک کر دیا۔

مسلمان۔ ضرور مقابلہ کرتے رہے۔ مگر زک اوٹھاتے رہے۔ شرمندہ ہوکر پھر قرآن شریف کی طرف آتے رہے۔ اگر زک نہ اوٹھاتے تو قرآن کی مثل بنی ہوئے آج موجود ہوتے جنکو آپ پیش کر دیتے نضر بن حارث کی قصہ کا کیا ذکر ہے۔ بلکہ وہ کفار مشورہ کر لیتے تھے۔ کہ قرآن مت سنو کانوں میں انگلیاں لے لیا کرو۔ یا قرآن پڑھنے کے وقت اپنے من گھڑت قصص پڑھا کرو۔ مگر آخر کوئی پیش نہ گئی۔ قرآن شریف ہی غالب رہا۔

آریہ۔ **خبط** صفحہ ۹۰۔ اب ہم علمائے فضلائے عرب و سرگروہان اسلام کی شہادتیں لاتے ہیں۔ کہ قرآن باعتبار فصاحت کے معجزہ نہیں۔ (۱) فرقہ مزوآریہ کہتا ہے کہتا ہے۔ کہ آدمی قادر ہے قرآن کی مثل بنانے پر۔ (۲) فرقہ معتزلہ کا رہنما حضرت نظام کہتا ہے۔ کہ علماء بنا سکتے ہیں۔ ایک سورہ مثل قرآن کے (۳) شہرستانی میں لکھا ہے۔ کہ فصاحت اور بلاغت کے اعتبار پر قرآن کو معجزہ جاننا جھوٹ ہے۔ فرقہ معتزلہ کا رئیس ابراہیم بھی کہتا ہے۔ کہ قرآن میں کوئی عجوبہ بات نہیں۔

مسلمان۔ یہ فرقے جو آپنے اسلام کے بیان کئے ہیں ہرگز اسلام کے فرقے نہیں۔ ابتداء اسلام

ہیں بے ایمان لوگ اسلام کو جھٹلانے کی نیت سے بظاہر اسلام قبول کر کے ایسے ایسے اقوال کہا کرتے تھے۔ آخر چہ خداوند کریم کے غضب میں مبتلا ہو کر نیست نابود ہو گئے۔ ان فرقوں کا شاذونادر کوئی آدمی کسی جگہ ملتا ہو تو ہو گا۔ آپ نے انکے قول و اقوال نقل کرتے وقت صرف پادریوں کی دم اوٹھائی ہے۔ مگر آپکو یہ خیال نہ آیا کہ پادریوں کو انکا جواب مل چکا ہے۔ طرفہ یہ کہ آپکی عقل ماری گئی۔ یہ خیال نہ آیا کہ جن فرقوں نے یہ کہا کہ آدمی قرآن کی مثل بنا سکتا ہے۔ ان میں کسی نے بنائی بھی۔ ہرگز نہیں۔ یہ نہیں شرمندگی کی [illegible] آپکی [illegible] وقت ماتمی ہے۔

آریہ۔ خبط۔ صفحہ ۱۰۔ کمزوری کیوقت تو نہیں چلتا تھا۔ جب زیادہ ہو گئے۔ تو سخت حالت ہو گئی۔ کہ کوئی قرآن کے سورہ کے ساوی آیت نہ بنا دے۔ بلکہ کوئی منہ سے یہی نہ کہے۔ کہ قرآن مخلوق کا بنایا ہوا ہے۔ **حدیث** من قال القرآن مخلوق فھو کافر۔ جو کہتا ہے قرآن مخلوق ہے وہ کافر ہے۔

مسلمان۔ آپ بکتے ہیں قرآن شریف کی مثل بنانے کی کبھی ممانعت نہیں ہوئی۔ بلکہ کھلے طور پر چیلنج دی ہے کہ مثل بناؤ اگر کوئی بنا نہ سکا۔ اگر کہیں ممانعت تھی تو آپ پیش کرتے اور اب آپکے سر پر کون تلوار لیے کھڑا ہے۔ اب ہی اپنی شرمندگی مٹاؤ۔ مثل بناؤ۔ آپنے جو حدیث بیان کی ہے۔ یہ سو کھا دیا ہے۔ اسمیں قرآن شریف کو مخلوق کہنا منع ہے۔ نہ مثل بنانا۔

آریہ۔ خبط۔ صفحہ ۲۰۔ اب ہم اپنی پسند طبیعتوں کے واسطے چند دلائل بھی ارقام کرتے ہیں۔

دلیل اول۔ اہل اسلام کے کل فرقوں کو فصاحت بلاغت پر اتفاق نہیں۔

مسلمان۔ آپنے فرقہ ہائے معتزلہ وغیرہ کے چند قول نقل کر کے یہ دلیل قایم کی۔ حالانکہ وہ فرقے بالکل اسلامی فرقے نہیں۔ علاوہ بریں انہوں نے بھی آپکی طرح صرف یہی بکواس کیا ہے۔ کہ انسان قرآن کی مثل بنا سکتا ہے۔ آپ ان کو عربی فاضل بتلاتے ہو۔ مگر آجتک کسی نے مثل بنا کر تو نہ دکھائی۔ خیر وہ تو گئے گذرے۔ اب آپ بھی تو عربی کے عالم ہونیکا دم بھرتے ہیں۔ آپ ہی بنا کر دکھلاتے۔ شرمندگی کا [illegible]

پیشانی پر سے مٹاتے - مگر افسوس یہ کہ آپنے ایک فروعی امر پر اسلام کے فرقوں کا اختلاف بیان کرکے یہی دلیل قایم کی - حالانکہ وید کے فرقوں میں اصول میں ہی اختلاف ہے - کوئی اسمیں مخلوق پرستی بتاتا ہے - کوئی خالی از مخلوق پرستی ٹھہراتا ہے -

آریہ - دلیل دوم - سوائے متعصب مسلمانوں کے انگریز عیسائی کے خاص قران کو لاثانی بیان نہیں کرتے - بلکہ اکثر اہل زبان مقابلہ کرتے رہے -

مسلمان - ہاں ضرور مقابلہ کرتے رہے - مگر یونہیں بکواس سے زبان درازی کرتے رہے - آجتک مثل بناکر نہیں دکھلائی - سو اسلئے آپکی دلیل باطل ہے - اور قران شریف کی مثل بنانے پر تمام مخلوق کا مادہ عاجل -

آریہ - دلیل سوم - اہل عرب تیغ و طمع سے مسلمان ہوے - چنانچہ تمام قران ہماری شہادت میں موجود ہے - نہ کہ فصاحت و بلاغت قران کو دیکھکر عبداللہ کاتب قران وغیرہ اسلام چھوڑ بیٹھے -

مسلمان - عرب کے بڑے بڑے فصیح شاعر لبید وغیرہ قران شریف کی فصاحت و بلاغت پر فدا ہوکر مشرف باسلام ہوئے - نہ آپ اسلامی واقعات ابتدائی سے واقف ہو - یا دریونکی کتابیں دیکھکر انکے پس خوردہ اعتراض نگل نگل کر اگلتے ہو - اب عبداللہ کی بابت بھی سنیئے - عبداللہ کاتب قران شریف کا ضرور تھا - فتبارک اللہ احسن الخالقین کے الفاظ جو الہامی طور پر قران شریف میں نازل ہوچکے تھے - اتفاقاً اسکی زبان سے بھی نکل گئے - اسنے اسی پر خیال کیا - کہ مجکو وحی ہوتی ہے اس سے صاف ثابت ہے - کہ قران شریف عرب کی عام زبان سے بڑھکر فصیح عبارت میں نازل ہوا جسکے برابر ایک کلمہ اتفاقاً اہل زبان کی زبان پر آیا - اس نے اپنے آپ پر وحی ہونا خیال کیا - اور تعجب کیا - اگر قران شریف عام عربی زبان سے بڑھکر نہ ہوتا - تو اہل زبان اسپر تعجب کیوں کرتا - اب یورپین علما کی بھی سنو - صدہا یورپین غیر متعصب علما رجان بورٹ مسٹر لیگن وغیرہ قایل ہیں - کہ قران شریف الہامی عبارتوں سے پر ہے - جسکا مقابلہ کرنا انسانی طاقت سے باہر ہے چنانچہ حال میں ایک

بڑا فاضل انگریز ڈاکٹر لیٹیز صاحب جو ہفت زبان ہیں۔ اور یونیورسٹی لاہور کے پریذیڈنٹ بھی ہیں اپنے
رسالہ ... میں زبان انگریزی میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ قرآن شریف کی عبارت بڑی فصیح ہے۔ یہاں باطل

ہوئی تیسری دلیل

آریہ۔ دلیل چہارم۔ ہر ایک زبان میں کوئی نہ کوئی کتاب اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے۔ جو اپنا ثانی نہیں رکھتی اور
ایسے ہی ہر ایک زبان اور ملک میں کوئی نہ کوئی شاعر فصیح بھی ہوتا ہے۔ مثلاً یونانی میں ہومر سنسکرت
میں کالیداس بالمیک۔ فارسی میں سحبان وائل۔ برج بھاشا میں سورداس تلسی داس وغیرہ وغیرہ

مسلمان۔ واہ صاحب۔ تو پھر آپکا قول کہ ہر ایک زبان میں ایک نہ ایک شاعر ضرور فصیح ہوتا ہے۔ آپکی
مثال سے ہی دھوکا ہوا۔ سنسکرت میں دو شاعر فصیح آپنے قرار دیے۔ اور ایسا ہی برج بھاشا میں سورداس
تلسی داس شاعر ہیں کس ایک کو زیادہ فصیح سمجھیں۔ شاعران مذکورہ صدر نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا
کہ ہماری کتاب کی مثل انسان بنانے پر قادر نہیں۔ اب آپ انکی طرف سے ناحق گواہ بنتے ہو۔ قرآن شریف
جیسا دعویٰ تو آریہ پنڈت بھی نہیں کر سکتا۔ آپکی دلیل کے مدعی سست گواہ چست جیسی مثال ہے

رد ہوئی آپکی چوتھی دلیل

آریہ۔ دلیل پنجم۔ قرآن میں بہت حصہ بلکہ نصف کے قریب ایسی عبارت کا ہے۔ جو کفار مکہ و مدینہ
یا غیر مذہب کے لوگوں نے بیان کیے۔ باقی قرآن نے۔ اُن سے وہی بیانات واسطے جواب یا تردید کے دوہرائے
اور قرآن میں درج کیے۔ جو قرآن کا جزو ہو گئے۔ مسلمانوں کا دعویٰ فصاحت نسبت کل قرآن کے ہے۔ حالانکہ
اتنی سمجھ نہیں کہ اسی قرآن میں پروردگار کے مقابلہ میں کفار کا بیان بھی موجود ہے۔ جسپر فخر انکو کرنے سے
دعویٰ فصاحت مردود ہوتا ہے۔

مسلمان۔ واہ رے پیارے پنڈت جس سمجھ کے آپ مالک ہیں۔ ایسی ہی سمجھ لوگوں کو دلاتے
ہیں۔ آپنے تو یہاں اپنی عقل کی لید کر دی۔ حالانکہ قرآن شریف میں جو بیان کفار وغیرہ کی طرف سے
ہے۔ اسکا مضمون تو وہی ہے۔ جو کفار نے بیان کیا لیکن عبارت و طرز بیان بعینہ وہ نہیں اُسکی

عبارت و طرز بیان الہامًا فصاحت و بلاغت کے لباس میں منجانب اللہ ہے۔ جبکہ آپکو اسقدر تمیز نہیں
کہ قرآن شریف کی عبارت کفار کے بیان کردہ عبارت نہیں ہے مضمون ضرور کفار کا ہے تو آپ کس شیخی
اعتراض کرنے بیٹھ گئے۔ یہاں مردود ہوئی آپکی پانچویں دلیل۔

آریہ۔ خبط صفحہ ۹۰۔ ہم تکذیب براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۷ و ۵۷ و ۲۰۸ پہ بھی چند سورتیں
فاروق مسیلمہ سے درج کر چکے ہیں۔ مگر یہاں پہ بھی ہم فاروق مسیلمہ سے قرآن کی سورہ فیل کے مقابلہ
میں سورہ فیل سناتے ہیں۔ اور فصاحت قرانی کا اپیل کرتے ہیں۔ سورہ فیل فاروق سے۔ الفیل
وما ادراکما الفیل۔ لہ ذنب وبیل۔ لہ خرطوم طویل۔ وان ذالک من خلق۔ ربنا الفیل علے
کل شئی کفیل۔ اس سورہ کو صدہا فصیح و بلیغ آدمیوں نے قرآن کے سورہ سے بڑھکر مانا ہے۔ اکثر علمائے
اسلام نے بھی مساوی مانا ہے۔

مسلمان۔ جسقدر آپنے فاروق مسیلمہ کے ڈھکوسلے اپنی تکذیب میں درج کئے ہم نے پہلے حصہ
میں جواب باصواب دیکر آپکی تکذیب کردی۔ اب آپنے اپیل کیا ہے۔ چاہیئے تھا کہ کسی آریہ کو وکیل
بھی کرتے۔ مگر آپکا اپیل ہو یا وکیل بہر صورت نامنظور ہونیکے قابل ہے۔ لہذا ہم آپکی اپیل کے بوجوہات
ذیل سے رد کرتے ہیں۔ انصاف ناظرین پر چھوڑتے ہیں۔

وجہ اول۔ یہ سورت آپنے پادریوں کی کتابوں سے درج کی ہے۔ جسکی اچھی طرح سے تردید ہو چکی
ہے۔ آپکو یہ معلوم نہیں کہ فاروق مسیلمہ کسی طبقہ زمین پر سے بھی نہیں۔

وجہ دوم۔ اس فاروق مسیلمہ کی ان گھڑت عربی کے معنے تو کجا صرف عبارت بھی نہیں
بنتی۔ اسیلئے آپ اسکا ترجمہ کرنے سے مجبور ہیں۔ آپنے یہاں ایک اور چالاکی کی ہے۔ کہ قرآن
شریف کے سورہ فیل کا ترجمہ دیدہ دانستہ اس خیال سے نہیں کیا۔ کہ فاروق کے سورہ فیل کا بھی
ترجمہ کرنا پڑیگا۔ پس آپنے فاروق کے سورہ فیل کا ترجمہ مجبوراً چھوڑا ہے۔ اور ناظرین کو دھوکہ
دیا ہے۔ اگر کچھ بیچ کچھ اسکا ترجمہ کیا جاوے۔ تو ٹھیک طور پر نہیں ہوتا۔ اور بہت خلاف تہذیب الفاظ

اسمیں درج ہیں۔ ایسے بے معنے ان گھڑت عربی کو قران شریف کے مقابلہ میں پیش کرنا سراسر نادانی ہے اور بے علمی کے نشانی۔

وجہ سوم - جن فصیح و بلیغ عربی آدمیوں نے و نیز علمائے اسلام نے فاروق مسیلمہ کے عربی ڈھکوسلوں کو قران شریف کی فصاحت اور بلاغت سے بڑھکر مانا ہے یا برابر جانا ہے۔ آپکو چاہیئے تھا کہ انکا نام یا سند اس موقعہ پر درج کرتے آپکا یہ صرف سفید جھوٹ ہے۔ آپکی اس گپ کی ایسی ہی مثال ہے کہ صدہا عالم ہندو لوگ وید کو جعفر زٹلی سے کم اور صدہا برابر مانتے ہیں اور یہ کہنا کسیقدر سچ بھی ہے۔

آریہ خبط - صفحہ ۱۰۲ - محمدی اقرار کرتے ہیں کہ قران خود ایک معجزہ ہے۔ کیونکہ اسکی عبارت ایسی عمدہ ہے کہ کوئی آدمی اسکے موافق نہیں بنا سکتا۔ مینے مانا کہ یہ سچ ہے مگر سنسکرت کی عبارت بھی بہت اچھی ہے۔ بیشک کوئی شخص وید کی سنسکرت عبارت کی مانند نہیں بنا سکتا۔

مسلمان - شکر ہے آپنے یہ تو مان لیا کہ ضرور قران شریف جیسی عبارت کوئی بشر نہیں بنا سکتا مگر آپکا یہ دعویٰ سراسر لغو ہے۔ کہ وید کی سنسکرت جیسی عبارت بھی کوئی بشر نہیں بنا سکتا۔ کیونکہ اول تو وید نے یہ دعویٰ ہی نہیں کیا۔ اور دوسرے آپ خود اپنی دلیل چہارم میں کالیداس اور بالمیک کو فصیح شاعر سنسکرت کے اور انکی تصانیف کو کل سنسکرت کی کتابوں سے اعلے درجہ کی فصاحت و بلاغت والی قرار دیچکے ہیں۔ ہاں البتہ وید جیسی بھدی اور بیہام عبارت سنسکرت کی ضرور کوئی شخص نہیں بنا سکتا۔ اگر کوئی بناویگا تو اس سے اچھی بناویگا۔ اعلے درجہ کی فصاحت اور بلاغت کا معجزہ صرف قران شریف میں ہی ہے۔ جو تیرہ سو سال سے مخالفین کو پکار پکار کر کہہ رہا ہے۔ کہ اگر ہمت ہے تو ایک سورہ کی مثل بناؤ۔ کل مخالف لعنت ملامت ندامت اوٹھاتے ہیں۔ کبھی سجع بحر کرتے ہیں مگر آجتک مثل بنانے پر کوئی بھی قادر نہیں ہوا۔

آریہ - خبط حاشیہ صفحہ ۹۰۴ و ۹۰۵ - بابا نانک جیسی جپ جی کوئی عرب نہیں بنا سکتا -

مسلمان - بابا نانک صاحب تو عربی نہیں ہوئے - اور نہ کوئی انکا چیلہ آپنے خواہ مخواہ بیکار سے لیا ہے - فصاحت قرانی کا دعوی بمقابلہ کل ملکوں کے ہے - نہ بمقابلہ ایک ملک کے جیسا کہ آپنے بابا نانک کی جپ جی کا خاص عرب سے دعوی کیا - مہربانی کرکے عام کو اجازت دیجئے تو پھر تماشا بھی دیکھیئے -

آریہ - جن اہل عرب نے مثل بنائی انکو مرتد کا فرکہدیا انکی فصاحت قران سے بڑھکر تھی خلیفہ عمر جیسے حیران ہوئے -

مسلمان - مرتد چھوڑ لعنتی بھی کہا کیونکہ قران جیسا فصیح کلام نہ بنا سکے - ناحق کا فریب ہے - بھلا وہ کونسی مثل تھی جسکو پڑھکر خلیفہ عمر حیران ہوئے - وہ مضمون دیدکیطرح چھپا کر کہاں رکھا ہوا ہے - آپ یہاں لکھدیتے تاکہ ابھی مقابلہ ہو جاتا -

آریہ - اہل ہند یا آریوں یا کسی اور کے آگے دعوی فصاحت فضول ہے -

مسلمان - ناظرین خیال کریں کہ اس پنڈت کی عقل تو صرف اسی قدر ہے - اور اہل اسلام کے مقابلہ پر کھڑے ہیں - بھلا جب اہل زبان عاجز ہیں تو غیر زبان پر حجت نہ ہونا کیا معنی یہ ایسی مثال ہے کہ ایک شخص بڑے بھاری بادشاہ اہل فوج کو اشتہار دے کہ آپ میرا مقابلہ کرو - وہ بادشاہ عاجز ہے - تو ایک دو ادنی کنگال کہہ سکتے ہیں - کہ اسکا عاجز ہونا ہمارے پر حجت نہیں البتہ اہل ہند یا آریہ قابل رحم ضرور ہیں - کیونکہ جب اہل زبان عاجز ہیں - تو یہ غیر زبان کیونکر مثل بنا سکتے ہیں - مگر ان کو باوجود رحم کر نیکے الزام دینا واجب نہیں ہے -

آریہ - مسیلمہ کذاب نے فاروق بنایا - لوگ مکہ خلفائے راشدین اسکی فصاحت کے قائل ہو گئے -

مسلمان - فاروق مسیلمہ کی ایک آیت تحریر کرکے آپنے بھی دیکھ لیا اور ناظرین بھی جان گئے کہ وہ کیسی بے معنی کلام ہے - فاروق مسیلمہ نے آپکے سارے دعوی کی نفی پیدا کردی - مسیلمہ کذاب کا

فارق قرآن شریف کے مقابلہ میں پیش کرکے آپ بھی کذاب ہوتے -

آریہ - شیطان نے قرآن کے مقابلہ میں آیت بنائی جسکی فصاحت پر محمد صاحب بھی بھول گئے

مسلمان - محض بکتے ہو شیطان نے کوئی آیت نہیں بنائی - اسکا جواب ہم پہلے حصہ میں بخوبی دے چکے ہیں -

آریہ - بلحاظ مضمون کے بھی قرآن معجزہ نہیں کیونکہ توریت انجیل و استا و ژند کا انتخاب اور یہودیوں عیسائیوں کا اسباب - قرآن بنانیوالے نوفل وغیرہ ان کتابوں کے ماہر تھے -

مسلمان - اس بات کا جواب کہ قرآن مختلف کتابوں سے لیکر بنایا گیا ہم اس کتاب کے پہلے حصہ میں شرح ہی بیان دے چکے ہیں - اور پنڈت صاحب نے جو یہ قرار دیا ہے کہ نوفل وغیرہ جو قرآن بنانے میں مددگار تھے - ان کتابوں کے ماہر تھے محض بکواس کیا ہے کیونکہ جس صورت میں کفار کے سوالوں کا جواب فوراً آتے بغیر کسی سے صلاح و مشورہ کے دیا جاتا تھا - تو پھر یہ کیونکر مان لیا جاوے - حضرت تو بالکل اُمّی اور اَن پڑھ تھے - اُن کو ان کتابوں کے مضمونوں کی کچھ خبر نہ تھی -

آریہ - بسم اللہ الرحمن الرحیم - واعوذ باللہ من الشیطان الرجیم - پارسیوں کے دساتیر سے چرایا کیونکہ دساتیر میں ہے - کہ بنام ایزد بخشایندہ بخشایشگر - پناہ میبریم بیزدان از منش ہاے بد گمراہ کنندہ -

مسلمان - پھر پارسیوں کی کتابوں میں تو جگہ جگہ خدا کا نام بھی ہے اور آتش پرستی بھی - اسی طرح ویدوں میں بھی شاید وید کا مضمون بھی پارسیوں کی دساتیر سے مصنف وید نے چرایا ہو کیونکہ دساتیر پارسیاں ویدوں سے پہلے کی ہیں - دیکھو نامہ شت جی فرام دساتیر فرہنگ صفحہ ۴۴ و فرہنگ دساتیر صفحہ ۴۴ و ۴۵ - بیاس مولف وید نے زرتشت پیغمبر پارسیان کی شاگردی کی جسکے اہل ہنود بھی قائل ہیں - پھر حکیم فیثاغورس کا ایک شاگرد فلاطونس نامی برہمنی کے زمانہ میں ہندوستان آیا - برہمن نے اسکی شاگردی کی جس سے صاف پایا جاتا ہے کہ خدا پرستی اور آتش پرستی تو ویدوں میں

پارسیوں کی کتابوں سے داخل ہوئے کسی قدر علم فلسفہ کی ٹوٹی پھوٹی تعلیم حکیم فلاتوس کے طفیل داخل ہوئے۔ اب جو کچھ کچھ تاویلی طور پر ویدمیں توحید بیان کیجاتی ہے۔ یہ قرآن شریف کا طفیل ہے۔ غرض وید صاحب سنیاسیوں کے مانگنے والے جھولے کیطرح دربدر بھیک کے ٹکڑوں کا مجموعہ ہے۔ جسپر آریوں کا اسقدر شور ہے۔

روح و مادہ ازلی نہیں

آریہ۔ خبط۔ صفحہ ۱۰۴۔ وید آدک ست شاستروں کے روسے ایشور کے گن و کرم وسبھاؤ اناد ہیں ❊

مسلمان۔ اس پنڈت نے بھی اپنی تکذیب میں بھی اسی طرح پرمیشور روح و مادہ عالم کو برابر کرنے کی غرض سے تینوں کو انادی بنانے میں طول فضول تحریر سے زور لگایا ہے۔ یہاں بھی صفحہ ۱۰۴ سے ۱۰۹ تک اسی طرح مغز زنی کی ہے۔ پنڈت کی تقریر کا سار البلباب یہ ہے کہ پرمیشور ازلی ہے۔ اسکی ساری صفات بھی ازلی ہیں۔ روح و مادہ عالم بھی پرمیشر کیطرح ازلی ہیں۔ خود بخود ہیں۔ پرمیشور کی پیدا کی ہوئی نہیں۔ پرمیشور انکا خالق نہیں۔ صرف جوڑنے توڑنے کا مالک ہے۔ ہم نے پنڈت کے اس وہم کا علاج اچھی طرح سے مفصل میں کر دیا ہے۔ یہاں بھی عوام کی خاطر پنڈت صاحب کی مختصر خدمت کرتے ہیں۔ اور پنڈت صاحب سے پوچھتے ہیں کہ وید آدک اور ست شاستروں کے ست ہونیکا ثبوت ہی کیا ہے۔ جنکی تعلیم ایسی خلاف عقل ہے۔ جیساکہ آپ تحریر کرتے ہو۔ تو وہ ست کیونکر ہوئے۔ بلکہ است کی گٹھریاں ناحق کی پوٹلیاں ہوئے۔ بھلا جب خداوند کریم میں خود بخود موصوف بصفات ہونے کی قدرت نہیں۔ تو وہ خدا کاہے کا ہے۔ پھر تو وہ گن وکرم وسبھاؤ کے سہارے پر خدا ہوا اور روح اور مادہ کی مدد سے خدائی کرتا ہوا۔ جب تک یہ چیزیں اسکی شریک نہ ہوں۔ تب تک آریہ پرمیشور ناکارہ اور نکما ہوا۔ ایسے پرمیشور کو سلام ہے جسکا خدا اپنا پورا پورا سر انجام نہیں۔

آریہ۔ صفحہ ۱۰۷۔ اسکے مقابلہ میں عقیدہ محمدیاں پر ذرا غور فرمائیے۔

سورہ بقر ھوالذی سے سموات تک۔ **سورہ ھود** ھوالذی سے علی الماء تک
سورہ بقر اذقال سے خلیفہ تک۔ **ترجمہ** اللہ وہ ہی جسنے بنایا تمہارے سامنے جو کچھ
زمین میں ہی۔ سب پھر چڑھ گیا طرف آسمان کی۔ اللہ وہ ہی جسنے بنایا آسمان و زمین چھ دن میں اور
تھا تخت اسکا پانی پر۔ اور جب کہا تیرے رب نے فرشتوں کو مجکو بنانا ہی زمین میں ایک نائب جسکو
بموجب حساب توریت ۵۹۰۶ سال ہوتے ہیں۔ جس سے ثابت ہے کہ خدا نے فقط سات آٹھ ہزار سال سے
سرشٹی رچی۔ خالق معبود مالک رازق وغیرہ سات آٹھ ہزار سال سے ہی۔

مسلمان۔ پہلے آپ ہر جگہ ترجمہ آیت میں غلطی کرکے عوام کو دہوکہ دیتے ہو۔ جیسے کہ چڑھ گیا طرف
آسمان کی۔ اور عرش کے معنے تخت کیئے۔ یہ ایمانداری سے بعید ہی۔ پھر آپ کا یہ کہنا کہ خدا نے سات آٹھ
ہزار سے سرشٹی رچی اسپر اعتراض ہی کیا تھا۔ اول تو کسی آیت قرآن شریف میں سالوں کا ذکر نہیں
صرف یہ ہی کہ خدا نے زمین و آسمان کو بنایا۔ پھر جو صفات قدیم ہیں وہ ضرور ذات کے ساتھ ازلی طور
پر قدیم ہیں۔ جو صفات حادث ہیں وہ ظہور کے وقت سے ہیں۔ یہ قاعدہ کلیہ ہی۔ کہ پہلے ذات
ہوا کرتی ہی۔ بعض صفات اسکو بعد میں لگتے ہیں۔ ذات کو اختیار ہوتا ہی۔ خواہ اپنی ساری صفات
جاری رکھے۔ خواہ اسکو معطل کرے۔

اسمیں ذات کو کسی طرح نقصان نہیں پہنچتا۔ میں پوچھتا ہوں جب آریہ پرمیشور پرلے ظاہر کر دیتا
ہے۔ اسوقت کوئی متنفس روزی خور بقول آریہ وید موجود نہیں ہوتا۔ پھر اسوقت پر کسکا رازق
ہوتا ہی۔ ذرا غور کرکے بتلاؤ۔ ورنہ ایسی اعتراضوں سے باز آؤ۔

آریہ۔ صفحہ ۱۰۸۔ تم اپنے آپ کو بھی موجود جانتے ہو۔ خدا کو بھی تم ہی ناظر ہو۔ خدا بھی ہا تم کو بھی
کریم مانتے ہو۔ خدا کو بھی تم خدا کے شریک ہوئے یا نہیں۔

مسلمان۔ آپ آج تک شریک کے بھی خبر نہیں۔ حالانکہ شریک اسکو کہتے ہیں جسکی صفات بخود

دوسرے کے مساوی ہیں۔ خدا کی ہستی وغیرہ جملہ صفات قائم بذات خود ہیں مخلوق کی صفات عطیہ الٰہی ہیں۔ ذرا عقل کی چشم پر عینک لگاؤ۔ ناحق کبھی اعتراض مت بناؤ۔

آریہ۔ جب محمدی روح کو ابدی مانتے ہیں تو ازلی ہونے سے کس دلیل سے انکاری ہیں۔

مسلمان۔ ازلی صفت سوائے خدا کے غیر میں خیال کرنا کفر ہے۔ ابدی صفت مخلوق کی عطائی ہے۔ خدا کی طرح خود بخود نہیں۔ یہ شرک آریوں کے نصیب ہے جو روح اور مادہ عالم کو پرمیشر کے برابر ازلی و ابدی مانتے ہیں۔

آریہ۔ صفحہ ۱۰۔۱۱۔ دیکھیے انسان کی پیدائش کے بارہ میں اسکا بیان۔

سورہ سجدہ الذی سے **ما تشکرون** تک۔ ترجمہ۔ جس نے بہتر (اچھی طرح) بنایا ہر چیز کو کہ پیدا کیا اور شروع کیا پیدا کرنا انسان کا مٹی سے پھر کی اولاد اسکی [illegible] سے پھر درست کیا اسکو اور پھونکی بیچ اسکے روح اپنی سے اور کیا واسطے تمہارے سننا اور دیکھنا اور دل [illegible] تھوڑا سا جو شکر کرتے ہو۔ اس سے پایا جاتا ہے کہ قرآن کا مصنف انسانی روحوں کو خدا کا جزو سمجھتا تھا۔ کیونکہ سوائے اسکے ان الفاظ کے اور معنی کیا ہیں [illegible]

مسلمان۔ اگر آپکو سمجھنے فہمی کی عقل ہوتی تو یہ اعتراض ہرگز نہ کرتے۔ آپنے تو عقل کا پیچھا چھوڑا ہے۔ سستی سے منہ موڑا ہے۔ خیال فرمائیے۔ زید بکر کو کہے کہ میں نے تمکو اپنی ملی دی یا اپنا گھر دیا۔ یا اپنا مال دیا۔ تو وہ ملی گھر وغیرہ زید کے جسم کی جزو ہوگا۔ ہرگز نہیں۔ پھر آپکو شرم نہ آئی کہ آپکے پرمیشور کو تو انسان کی پیدائش کی بالکل خبر نہیں مصنف [illegible] ہیں۔ ایسی بناوٹی کتاب کے پیرو ہوکر قرآن شریف پر طعنہ کرتے ہو۔

آریہ۔ صفحہ ۱۱ سطر ۱۲۔ حدیث قدسی ہے۔ محمد صاحب نے فرمایا کہ بندگی اور تعظیم کیا کرو اپنی پھوپھی کی جو نخل کا درخت ہے۔ تحقیق طور پر کھجور پیدا کی ہے۔ آدم کی باقیماندہ مٹی سے۔ سطر ۱۷ خدا تعالیٰ نے آدم کو بنا کر ملائکہ کو اسے سجدہ کروایا۔ رسول نے خدا کو مسلمانوں کی جان کا [illegible] ٹھہرایا۔

مسلمان۔ خدا نے آدم کو ملائکہ کا مسجود بنایا۔ سجدہ سے یہ مراد ہے۔ کہ تابعداری کرائی اور آنحضرت نے بھی نخانہ کو معبود نہیں ٹھہرایا۔ بلکہ تعظیم کا حکم فرمایا۔ آپ آریہ وید اور پرمیشور کیطرف خیال نہیں کرتے جسنے خلقت خدا کو سورج چاند وغیرہ سیاروں کیطرح جھکایا۔ وحشی جانوروں گائی کو آریوں کی مائی بنایا۔ دیکھو رگوید سوکت ۱۲۱ منتر ۵ **ترجمہ** جیسا ماتا پتا کو مانا جاتا ہے۔ ویسا ہی دودھ دینے والی گائے وغیرہ جانوروں کو مانوں۔ کیا خوب۔ بکریاں بھینسیاں بھی نہ چھوڑیں۔ سب ہی کیسے رتبہ تک پہونچایا۔ پھر عملی طور پر سائی ہیں بڑی۔ پیپل بڑے بڑے درختوں کو ماتا پتا جانتے ہیں پتھروں اور آگ کو دیوی ماتا مانتے ہیں۔ مگر آپکو اہل اسلام پر اعتراض کرتے شرم نہیں آتی۔

آریہ صفحہ ۱۱۱ و ۱۱۲ **سورۂ مریم** اولا یذکر الانسان الخ۔ کیا نہیں یاد کرتا انسان یہ کہ ہمنے پیدا کیا تھا اسکو پہلے اس سے نہ تھا کچھ۔ **سورۂ یٰسین** انما امرہ الخ **ترجمہ** سوا اسکے نہیں حکم اسکا جب چاہے پیدا کرنا کسی چیز کا۔ یہ کہتا ہے واسطے اسکی ہو۔ پس وہ ہوجاتا ہے۔ اسی قرآنی فلاسفر و مہربانی کرکے ذرا یہ تو بتلا دو یہ حکم ربانی کس پر ارشاد کن برپا فرمایا ہوا۔ اور کس نے اس ارشاد کی تعمیل کی وہ کون تھا جسے یہ حکم ملا۔ کیا خدا کے سوا کوئی شی بھی تھی۔

مسلمان۔ آپکے سارے اعتراض کا لب لباب ہے۔ کہ جسکو کن کہا گیا۔ وہ ازلی طور پر موجود تھا۔ یہ ہم آپکا ایسا ناقص سمجھ ہے جسکو نادان بچہ بھی سمجھ سکتا ہے۔ آپ نادان سے بھی گئے گزرے ہیں۔ سمجھئے اور ان کے فائدے کے لیے اسکی تشریح کیجاتی ہے۔ پیدا کرنا شی کا دو طرح پر ہے۔ ایک عدم محض سے یعنی نیستی سے ہستی میں لانا جسکو عالم باطن بھی کہتے ہیں۔ دوسرے اس عالم سے وجود یعنی لباس ظاہر قائم ہونا ان آیات سے عالم باطن سے عالم ظاہر میں لانا مراد ہے۔ عالم باطن میں وہ اشیاء موجود تھیں جو عدم محض سے پہلے پیدا ہوچکی تھیں۔ جنہوں نے حکم مانا۔ خداوند کریم نے انسان کو روح وغیرہ چند مراتب سے مرکب کیا۔ اور مجموعہ کا نام انسان رکھا۔ پہلے کل مراتب جسم نہ تھے روح علیحدہ باقی صفات علیحدہ اسوقت انسان نہیں کہا جاتا تھا۔ آیت اول میں جو نہ تھا کچھ کے الفاظ ہیں۔ اسکے یہ معنی نہیں کہ

انسان نہ تھا علیحدہ علیحدہ صفات تھی - خداوندکریم اپنی قدرت کاملہ بیان فرماتے ہیں - آپ ایکا بکواس کرکے اپنا گندہ عقیدہ ثابت کراتے ہو -

آریہ - سید بھلے شاہ قران کے ایسے عقیدہ پر فرماتے ہیں - کن کہا فیکون کہایا تیرے باجھوں کمان غالب ہے کہ قران کی اسی آیت سے ہمہ اوست کا مکروہ مسئلہ پھیلا - جو تمام خرابیوں کی جڑ ہے -

مسلمان - یہاں آپنے سوائے بھلے شاہ کے مولانا جامی صاحب وغیرہ چند صوفیائے کرام کے قول پیش کرکے اعتراض کیا ہے - اور حاشیہ صفحہ ۱۴ میں شیخ نجم الدین رازی صاحب کا حوالہ دیا ہے کہ آنحضرت کا نور - نور احدیت سے نکلا - پھر اس سے روح و اجسام پیدا ہوئے - آپکو نہ تو ہمہ اوست کی خبر ہے نہ نور انوار کی واقفیت - اسواسطے آپکا اعتراض فضول ہے - نور احدیت وہ صفات خداوندی ہیں جو ظلی طور پر انسان میں موجود ہیں - وہ نور و صفات جو ظلی طور پر ظہور پذیر ہیں - انکے اعتبار سے ہمہ اوست کہا گیا - وہ صفات و نور ذات خداوندی کا جز نہیں - نہ آریہ وید کیطرح یہ کہا گیا ہے - برہمن پرمیشور کے منہ سے نکلے - کھتری بازو سے - چاند سورج وغیرہ کل پرمیشور کے پیٹ سے نکلے - بلکہ آریہ وید کے بنا فاسد پر مسئلہ ہمہ اوست اہل ہنود میں پھیلا جسکو دوسرے معنوں میں ویدانت کہتے ہیں -

آریہ - صفحہ ۱۱ - چار پانچ ہزار سال میں بلا سوچے سمجھے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر بنائے محتاج بانغیر ہوا -

مسلمان - اگر پیغمبر بنانا محتاج بانغیر مانا جاوے - تو آریہ پرمیشور نے بھی وید کے مصنف چار شخص بنائے - بنائی بھی ایسے جوڑے کاٹھ کے پتلے تھے جنکو بقول سوامی دیانند صاحب کیطرح جب سجایا - اور پتلا کیطرح نچایا - اب پرمیشور کو کہو - خود اوپدیش کیا کرے - آریہ اوپدیشک ہم اچھی طرح اوپدیش نہیں کرتے - پرمیشور جی کیوں انکے محتاج ہوتے ہیں -

پنڈت صاحب کی خدا کی غیب دانی پر اعتراض اور انکا جواب

آریہ۔ صفحہ ۱۱۵ تا ۱۱۹۔ یہاں پنڈت صاحب نے قرآن شریف کی چند آیات متعلق لوح محفوظ وعملنامہ وغیرہ درج کرکے اعتراض کیا ہے۔ کہ خدا غیب دان نہیں۔ اور فرشتوں کا محتاج ہوا۔ ایسا ہی سورۂ انفال آیہا النبی سے لیکر کہ پہلے جنگ کی نسبت کچھ حکم تھا۔ پھر تخفیف کی سات دوسرا نازل ہوا اِس اعتراض میں پنڈت صاحب نے نہایت تمسخر سے کام لیا ہے۔ حالانکہ لوح محفوظ وعملنامہ وغیرہ سے مراد علم الہی ہے۔ جو استعارہ کی طور پر کتاب اور تحریر بیان ہوا۔ اصلاً نہ کوئی کتاب ہے نہ تحریر ہاں البتہ قیامت کے دن ہی عمل تحریر کے لباس میں انسان کے ہاتھ میں دیا جاویگا۔ یہہ سارا سلسلہ اور عمل خداوندی قرآن شریف نے اِس عالم مثال پر بیان فرمایا ہے جسکے انسان عادی ہیں یعنی جب کسی کو کہا جاوے کہ تیرے عمل ایک کتاب میں تحریر ہیں۔ تو اسکی طبیعت پر زیادہ اثر ہوتا ہے۔ اور علم الہی میں کل انسان کے عمل لکھے گئے ہیں۔ جسکا تحریر بھی مقابلہ کرسکتی ہے اور باطنی طور پر عالم ملکوت یعنی فرشتہ سی کام لیا جاتا ہے یہہ اعتراض پنڈت صاحب کا پنڈت کے اعتقاد اور آریہ پرمیشور کی حیثیت کی لایق ہے۔ کیونکہ آریہ پرمیشور کو نہ تو خود علم ہے نہ اس کے قبضہ میں کوئی عالم ہے۔ نہ کوئی انسان اسی واسطے ویدی مصنف ایسا بیان کرنے سے عاری ہے۔ یہہ ایک ایسی حالت ہے جیساکہ ایک دانا اور واقف حالات اپنی کتاب میں کل ملکوں کے حالات بطور جغرافیہ بیان کرے۔ جیساکہ قرآن شریف دوسریطرف ایک بیوقوف بے سمجھے دکھونسلے مارکر ایک کتاب تیار کرے۔ جسمیں کسی ملک کا کچھہ بھی حال معلوم نہ ہو۔ جیساکہ آریہ وید پھر وہ نرا بےعقل ہے جو اُس بیوقوف کی کتاب پر فخر کرکے اسکی بیوقوفی کو عقلمندی خیال کرے۔ دانا کل کی کتاب پر ہنسی کرے۔ یہہ بسا اوقات ہوتا ہے۔ کہ جب جاہلوں کے سامنے علم ہیئت یا جغرافیہ کا بیان کیا جاوے۔ تو وہ اپنے علم اور عقل پر تو روتے نہیں بیان کرنیوالے کا بیان اپنی عقل کے خلاف تصور کرکے ہنسی کرتے ہیں۔ اور بیان کنندہ جھٹلاتے ہیں۔ ایسا ہی سلسلہ خداوندی قدیم سے جاری ہے۔ کہ جیوں جیوں خلق میں تغیر و تبدل ہوتا رہا

حضرت الہام اسکی صلاح کرتا رہا۔ اور مصلحتاً اپنے حکموں کو بدلتا رہا۔ قرآن شریف ایک ایسے اوسط زمانہ میں ظہور پذیر ہوا جسمیں کامل طور پر ماضی حال و استقبال کی اصلاح کیگئی۔ اگر آریہ وید جو آدی سرشٹی میں الہام ہوا بیان ہوتا ہی۔ اسپر ہدایت کا دارمدار رکھا جاوے۔ تو سارے جہان کی مٹی چوپٹ ہوجاتی ہے۔ نہ اسمیں روحانی تعلیم ہے۔ نہ تشویل ہمارے بیان کی تائید جناب پنڈت شیو نراین

اگنی ہوتری صاحب بھی کرتے ہیں۔

دیکھو صفحہ ۱۶ و ۱۷ رسالہ دھرم جیون مطبوعہ ۱۸۹۰ء لاہور۔ وید میں زناکاری کی تعلیم۔

آریہ - اے قرآنی فلاسفرو۔ جب تک آپ لوگوں کا قرآن پر تشواش ہے۔ تب تک کبھی ایشور اور اس کے گن اور سبھاؤ اور سرشٹی اتپتی کا گیان نہ ہوگا۔ یہ گیان آپ کو تب ہی ہوگا۔ جب سچے دل سے شدھ ہو کر ستیہ ودیا کی پستکوں وید شاستر کا آشر لیں گے۔

مسلمان - آپ تو وید شاستر کی غار میں ڈوبے ہو۔ اوروں کو بھی ڈوبانا چاہتے ہو۔ ہم آپکی طرح غار جہالت میں نہیں پہنچتے۔

آریہ - صفحہ ۱۲۰ سطر ۲ جگت کی اتپتی کے پہلے پرمیشور۔ پرکرتی۔ جیو۔ موجود تھے۔ انہیں کے انادی ہونے سے جگت کی اتپتی ہوئی۔ اگر ان میں سے ایک بھی نہ ہو۔ تو جگت بھی نہو۔

مسلمان - بھئی یہ عقیدہ آریوں ہی کو مبارک ہے۔ ہم ایسے گندہ عقیدہ کے پابند نہیں جنکی پرمیشور کے ساتھ پرکرتی اور جیو بھی شریک ہیں۔ اگر پرکرتی اور جیو نہ ہوں۔ تو آریہ پرمیشور محض نکما ہے۔ ہمارا خدا ایسا نہیں۔ ہمارے خدا میں طاقت ہے کہ عدم محض سے پرکرتی اور جیو پیدا کرے۔ خواہ انکو محض فنا کرے۔

واضح ہو کہ صفحہ ۱۲۰ تا ۱۲۳ پنڈت صاحب نے روح اور مادہ عالم کے انادی بنانے اور پرمیشور کے ساتھ شریک ٹھہرانے میں ورق سیاہ کئے ہیں۔ اور علمائے اہل اسلام کی رائے در جناب مولوی محمد قاسم صاحب کی تقریر دلپذیر کو تاویلی طور پر اپنی تائید میں لکھا ہے۔ اور ایک فرضی مولوی و

آریہ کے دھوکہ دینے کے لئے بحث لکھی ہے۔ چونکہ کسی اہل اسلام کا یہ عقیدہ نہیں۔ کہ روح و مادہ ہمارا پرتو کیطرح زائد ہیں۔ اسواسطے اہل اسلام کی تقریر کو تاویلی طور پر اپنے عقیدہ کے موافق بنانا پنڈت صاحب کی نادانی ہے پنڈت صاحب نے اپنے عقیدہ کو کسی برجستہ دلیل سے ثابت نہیں کرایا۔ ورنہ ہم اسکا جواب دیتے پنڈت صاحب کی بے سمعنی بکواس کا جواب دینا اپنا وقت ضائع کرنا ہے۔ لیکن مشتے نمونہ خروارہ کے طور پر ناظرین دیکھ لیں گے ہم مولوی اور آریہ کی بحث جو پنڈت نے لکھی ہے۔ مختصر تحریر کرتے ہیں۔

آریہ بھلا مولوی صاحب اگر خدا ازلی ہے تو اسکی صفت علیم ازلی ہے۔

مولوی بیشک ازلی ہے۔

آریہ کیا خدا کو سرشٹی کی پیدائش کی پہلے میرا علم تھا

مولوی ہاں۔

آریہ میں اسوقت موجود تھا۔

مولوی۔ نہیں۔

آریہ جب میں معدوم تھا تو خدا کو میرا علم کیسے تھا۔ کیونکہ علم کہتے ہیں کسی شے کے جاننے کو جیسی کہ وہ ہو۔

مولوی۔ آپ معدوم تھے۔ مگر خدا کے علم میں موجود تھے۔

آریہ۔ جب میں خدا کے علم میں موجود تھا۔ تو میں خدا سے الگ کوئی شے تھا یا خدا تھا۔ اگر جواب میں مولوی گھبرائے۔

مسلمان۔ اب ناظرین خیال فرمائیں۔ کہ یہ کیسی لغو تقریر اور بیجا شیخی ہے۔ پنڈت صاحب کو علم کی تعریف تک بھی خبر نہیں۔ حالانکہ علم کی تعریف یہ ہے۔ العلم حصول صورۃ الشئے فی العقل۔ یعنی علم ہے صورت شے کا حاصل کرنا عقل میں نہ کہ موجود کرنا شے کا۔ خیال فرمائیے جب ایک کاریگر کسی مکان کو بنانا چاہتا ہے۔ تو وہ پہلے اسکا نقشہ اپنے علم میں بناتا ہے۔ اسوقت کاریگر

بیدا ہیں۔ کیونکہ بھارت کے زمانہ سے آج تک تو بقول آریوں کے ہندوستان کے ہندو گمراہی ضلالت میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ اس سے پہلے کی بھی کوئی شہادت نہیں ملتی۔ کہ کبھی ہندوؤں کو سچا مذہب نصیب ہوا ہو۔ بلکہ برعکس اسکے سری رام چندر کے وقت میں بھی بت پرستی موجود تھی غرضیکہ آج تک ہندوستان کا یہی حال رہا ہے۔ جسطرف کسی نے چاہا اپنی خیال کو ہانک دیا۔ یہ ساری نحوست آریہ وید کے مشرکانہ تعلیم کی ہے۔

آریہ۔ صفحہ ۱۷۴۔ علاوہ براں آپ کی قرآنی ہاروت ماروت پر۔ زہرہ کی بدکاری اظہر من الشمس ہے

مسلمان۔ ہاروت ماروت ہمارے کوئی ہادی یا پیشوا نہ تھے۔ آپ کی ست مات ویدی جیسی ہو گی جو ہیچ حقیقی توام پیدا ہوئے۔ بھائی پر عاشق ہو گئی تھی۔ جسکا ذکر گذشتہ استدلال میں ہے

آریہ۔ یہی زہرہ یعنی روز جمعہ آپکی معبودہ اور مقدسہ ہے۔ اسی کی خاطر تم نماز بجا لاتے ہو۔

مسلمان۔ یہاں معترض نے دبستان مذاہب کی عبارت نقل کر کے اعتراض کیا ہے۔ کہ محمد صاحب زہرہ پر عاشق تھے۔ مصنف دبستان مذاہب تو آتش پرست تھا۔ تعصب کی آتش میں جلا پنڈت صاحب نے بھی اپنے سرآمد بزرگوں کی تقلید نہ چھوڑی۔ ہماری حضرت پر تہمت لگائی۔ بھلا جب آپنے پرمیشر اور خلقت کی پیدا کرنیوالی برہماں کو نہ چھوڑا اسپر اپنی دختر سے زناکاری کی تہمت جڑ دی تو اور کس کے پالی ہار تھے۔

آریہ۔ صفحہ ۱۰۰ سطر ۹ قرآن اس سے بالکل بے خبر ہے سچ پوچھو تو مصنف نادان ہے۔ قرآن زمین کو مستوی اور بساط کی مثال چپٹی اور پہاڑوں کو بمنزلہ میخوں کے بتلاتا ہے پس وہ قطع نظر غلطیت جتلانے کے خدا تعالیٰ و مصنف قرآن کو بھی ٹھہراتا ہے۔ حالانکہ جغرافیہ دان جانتے ہیں کہ زمین گول بلکہ نارنجی کی ڈول ہے۔ وہ ٹھہری نہیں بلکہ دوان ہے۔ پہاڑ میخیں نہیں بلکہ زمین سے ابھرے ہوئے ہیں۔ شہاب ثاقب و رعد کی ماہیت سے بدرجہ غایت دور ہے۔

مسلمان۔ قرآن شریف زمین کو چپٹی نہیں بتلاتا۔ نہ ساکن کہتا ہے۔ پہاڑ مانند میخوں کے زمین کے

دامن میں ہیں اور آو پہر سے ہوئے ہی ہیں۔ او کئی پہار کپڑوں غیرہ کے ذریعہ سے بچاتے ہیں
جنکو قرآن شریف بخوبی کیطرح بتلاتا ہے۔ وہ پہاڑ زمین کے دامن میں ہیں۔ کئی جگہ پاتال توڑ
کنوئیں کھودنے سے دریافت ہوئے ہیں۔ آپ بساط اور استوا کے معنی نہیں سمجھے۔ حالانکہ زمین
ہمارے لئے بچھونا ہے اور نہ ہلنے سے مراد زمین کی ڈول یا لرزہ ہے نہ کہ اصلی۔ فضا، شہاب ثاقب
رعد کا جواب آپکو موقعہ پر دیا جائیگا۔ قرآن شریف کا مطلب فہمی میں آپکے جغرافیہ دان دان
ہیں۔ قرآن شریف زمین و آسمان کی ماہیت بخوبی بتاتا ہے۔ بلکہ آریہ وید کو شرماتا ہے۔ جسنے
زمین و غیرہ کا کچھ بھی بیان نہیں کیا۔ آپ ناحق تاویل کرکے آریہ وید کو بہت دان بتلاتے ہونگا یہ
چھاچھ پر موچھیں منڈواتے ہو۔

قرآن شریف کی علمیت پر آریہ اعتراضوں کا جواب

آریہ۔ سورۃ الفرقان۔ ویوم تشقق السماء بالغمام ونزل الملائکۃ تنزیلا۔
ترجمہ جسدن کہ پھٹ جائیگا آسمان ساتھ بدلی کے اور اتارے جاوینگے فرشتے اتارے
جانیکے۔ افسوس کہ ہزار سال خدائی کردے ہنوز زمین و آسمان را نشناختی۔
مسلمان۔ اگر آپ آریہ وید پر افسوس کرتے تو بجا تھا کیونکہ آریہ وید کا مصنف بالکل زمین
و آسمان سے ناآشنا تھا۔ یہاں کوئی افسوس کی جگہ نہیں۔ یہ ابر جو قرآن شریف نے بیان فرمایا ہے
حقیقی ہے نہ عنصری و مجازی۔
آریہ۔ سورۃ الانبیا کیا نہیں دیکھا انہوں نے جو کافر ہوئے۔ یہ کہ آسمان و زمین ملی
ہوئی تھی۔ پس جدا کیا ہم نے ان دونو کو۔ کیا زمین و آسمان کے قلابے ملاتے ہیں۔
مسلمان۔ جب زمین و آسمان ترکیب پذیر نہیں ہوئے تھے ان کا مادہ باہم ملا ہوا تھا یہاں
اسوقت کا ذکر ہے آپکی حیرانی سراسر نادانی ہے۔

آریہ۔ سورۃ سجدہ۔ یدبر الامر من السماء الی الارض ثم یعرج الیہ فی یوم کان مقدارہ الف سنۃ مما تعدون ذالک عالم الغیب ترجمہ تدبیر کرتا ہے (خدا) کام کی آسمان سے طرف زمین کی۔ پھر چڑھ جاتا ہے۔ طرف آسمان کی بیچ ایک دن کے جسکی مقدار ہزار برس کی ہے۔ ان سبوں نے جو تم گنتے سو یہی جانتے والا غیب کا۔ واہ رے ڈاکیے ہرکارے۔ تیری تعریف انوری کرتا ہے۔

مسلمان۔ معنوں میں غلطی کرنے اور دھوکہ دینے کا تو پنڈت صاحب نے شاید ٹھیکہ لیا ہوا ہے آپنے دو خطوں میں خدا کا لفظ دھوکہ دینے کے لیے لکھ مارا۔ حالانکہ یدبر الامر۔ اور یعرج کی ضمیر خدا کیطرف نہیں۔ بلکہ اُس فرشتہ کیطرف ہے۔ جو واسطے انتظام کسی امر کی آسمان سے زمین کیطرف آتا ہے۔ پھر تدبیر کرکے طرف آسمان کی جاتا ہے۔ اُسکا ایک دن کا راستہ انسان ہزار سال میں طے کرے۔ دیکھو تفسیر عزیزی مطبوعہ مطبع محمدی پریس لاہور و تفسیر حسینی جلد ۲ صفحہ ۱۹۰۔

آریہ۔ سورۃ المومنون۔ ولقد خلقنا فوقکم سبع طرائق وما کنا عن الخلق غافلین ترجمہ تحقیق پیدا کیے ہم نے اوپر تمہارے سات طبقے راہوں والے اور نہیں ہم پیدائش سے غافل۔ آسمان بھی بقول علماء محمدیاں کوئی سات پڑ پراٹھہ ہوگا۔

مسلمان۔ آسمان کے دیکھنے اور جاننے میں آریہ وید کا مصنف نابینا تھا۔ جیسا کہ حال کے بعض نیچرخیال کے تعلیم یافتہ۔ پس نابینا اگر کسی شے کی نفی کرے تو اُسکی تقلید کرنیوالا عقل کا نابینا ہے۔ گو چشم کا بینا ہو۔ ورنہ سات آسمان ضرور ہیں۔ اور سخت ہی ضرور۔ انکا نہ سمجھنا عقل کا قصور ہے۔

آریہ سورۃ انبیاء میں ہے جسدن ہم لپیٹ لیویں گے آسمان کو جیسا کہ لپیٹا ہے طومار کے رقعوں کا۔ معلوم ہوتا ہے۔ خدا بھی دفتری ہوگا۔ ورنہ اس سجل کے کیا معنے۔

مسلمان۔ پنڈت صاحب شاید کسی نقال کی شاگردی کرچکے ہیں۔ ورنہ یہاں حجت کیا تھی بموجب محاورہ۔ دفعتہ لپیٹنے کے معنی فنا ہے۔ جیسا کوئی شے موجود نابود ہوجاتی ہے۔ تو کہا جاتا ہے ایکی صف لپیٹی گئی۔

آریہ۔ سورۃ الرعد - اللہ وہ ہے جسنے بلند کیا آسمانوں کو بغیر ستون کے پھر قرار پکڑا اوپر عرش کے خدا۔ اگر آجکل رائے بہادر اگرکے دہلی میں محل دیکھتا۔ تو یہ دعویٰ کبھی نہ کرتا۔ افسوس ہے قرآن کی تعلیم پر

مسلمان۔ اگر دیا کا مصنف زندہ ہوتا۔ تو وہ بھی آگئی اور سورج کیطرح رائے بہادر اگر کو پرمیشور مانتا۔ جسنے اسقدر بلند محل بنائے۔ مگر خداوند کریم کے آگے تو رائے بہادر کی کچھ بھی حقیقت نہیں

آریہ۔ جسدن آسمان کی کھال اتاری جاویگی۔ خدا پہلے جنم میں قصاب ہوگا۔ بکری بھیڑ کی کھال اتارتا

مسلمان۔ کھال اتارنے سے بھی مراد فنا ہے۔ شاید پنڈت صاحب پہلے جنم میں نقال ہونگے۔ آپکو نقل خوب یاد ہے۔

آریہ۔ سورۃ انفطار - جبوقت کہ آسمان پھاڑا جاویگا۔ اور جبوقت کہ ستارہ نیچے گرائے جاویں گے۔ ہم اسکی بابت علماء شہرانوی کو متوجہ کرنا چاہتے ہیں۔

مسلمان۔ کیوں نہ ہو۔ کہ ہم عقل باہم عقل ہمپرواز جیسے عقل کے اندھے آپ ہو۔ ویسا ہی آپکے علماء اشہرانوی۔

آریہ۔ سورۃ الرعد - تسبیح کرتا ہے گرجنے والا ساتھ تعریف اسکی کے۔ برین عقل و دانش بباید گریست۔

مسلمان۔ رعد ایک فرشتہ ہے۔ جو بادلوں کا موکل ہے۔ اور اللہ کی تعریف و تسبیح کرتا رہتا ہے۔ اسواسطے اسکا نام گرجنے والا بباعث موکل ہونے بادلونکے کہا گیا۔ ورنہ خود نہیں گرجتا۔ آپ اپنی عقل پر معمار لگاؤ۔ یہاں بادل کی گرج سے مراد نہیں۔ اور سورج کا لپیٹنا ہی فنا کی مراد ہے۔

آریہ۔ سورۃ التکویر - حتی اذا بلغ مغرب الشمس وجدھا تغرب فی عین حمیۃ **ترجمہ** یہانتک کہ جب پہونچا سورج ڈوبنے کی جگہ پایا سورج کو کہ وہ ڈوبتا ہے کیچڑ کے چشمہ میں۔ اس خدا سے تو ادنیٰ ادنیٰ نجومی بھی دانا ہیں۔ مگر حضرت کو سورج کا بھی علم نہیں۔ اور نہ طلوع و غروب کی خبر۔

مسلمان - آپ جیسے پنڈت ہیں کو لاج لگائی - آپ تو بے پنڈت بھی دانا ہیں - یہاں ذوالقرنین کا ذکر ہے کہ اُسنے اپنے ذہن میں سمندر کا سفر کرتے ہوئے جانا کہ سورج پانی میں ڈوبتا ہے - نہ یہ کہ دراصل سورج چشمہ میں ڈوبا تھا - وجد ہا تغرب کے الفاظ صاف بتلاتے ہیں کہ اُس نے یعنی ذوالقرنین نے جانا کہ سورج پانی میں ڈوبتا ہے - نہ کہ خدانے ہمارا خدا پرمیشر جیسا عقل کا اندھا نہیں - یہ آریہ پرمیشر کی مہانتی ہے جسنے سورج کو بھی پرمیشور کہا -

آریہ - **سورہ ص** - حتی توارت بالحجاب ردوھا علی **ترجمہ** جب تک چھپ گیا آفتاب پردہ میں - واپس پھیر واسطے میرے -

مسلمان - یہاں سورج کا واپس آنا نہیں حضرت سلیمان کی نماز عصر گھوڑوں کی محبت میں قضا ہو گئی تھی - حضرت سلیمان نے اُن گھوڑوں کو سزا دی تھی اُنکی واپسی کا ذکر ہے -

آریہ - یسئلونک الاھلہ قل ھی مواقیت للناس والحج - سوال کرتے ہیں تجھ سے اے محمد - چاند سے کہو وقت ہیں - واسطے لوگوں کے اور حج کے - سوال از آسمان - جواب از ریسمان -

مسلمان - انکا سوال یہ نہ تھا کہ ہلال کسطرح ہوتا ہے - بلکہ یہ تھا کہ کس غرض سے ہوتا ہے سو انکو جواب پورا دیا گیا - ورنہ یہ تو وہ بخوبی جانتے تھے - کہ ہلال گردش کے سبب ہوتا ہے -

آریہ - صفحہ ۲۰۴۔ **سورۃ الطارق** - قسم ہے آسمان اور رات آنیوالی - اور کیا جانے تو کیا ہی تارا چمکتا - سورۃ الحجر اور بنا ئے تحقیق ہمنے بیچ آسمان کے برج ہیں اور زینت دی ہمنے واسطے دیکھنے والوں کے اور محفوظ کیا ہمنے اُن کو ہر ایک شیطان راندہ شدہ سے مگر جسنے چرایا سننے کو پیچھے لگتا ہے - اسکے شعلہ ظاہر - شہاب ثاقب کے بارہ میں جو کچھ علماء قرآن کا بیان ہے - نمونے حرفوں میں تحریر ہو کر پنجاب یا کلکتہ یونیورسٹی میں لگا یا جائے -

مسلمان - نہ آپ شہاب ثاقب کو سمجھو - نہ آپ جیسے طالب علم سمجھے - ناحق ٹکراں کھاتے ہو قرآن شریف نے شہاب ثاقب کا بیان درست فرمایا ہے - گر یاد رہے کہ شہاب ثاقب وہ ستارہ

وانجرا نہیں جو شدت حرارت کے باعث رات کو مثل تارے کے چمکتا زمین کیطرف آتا ہے۔ وہ شعلہ
اور ہیں جو عالم جنات آسمان پر جا بیٹھنے والوں کو مارے جاتے ہیں۔ چونکہ بین زمین آسمان کے بہت
سیارات حایل ہیں۔ اسیواسطے وہ شعلہ یا انکی روشنی زمین تک نہیں پہونچتی۔ بباعث سد سیارات
اوپر ہی اوپر رہتی ہے مگر چونکہ آسمان جملہ اجرام فلکیہ ارضیہ کے اوپر مانند پردہ بیضوی کے ہے شاید
کبھی وہ شعلہ زمین کیطرف آتا نظر بھی آئے۔ تو نہایت خوفناک وچمکدار ہوتا ہے جس شعلہ کو دیکھ کر
آنحضرت کے چچا بزرگوار حیران ہوئے تھے۔ وہی شعلہ تھا۔ ورنہ جسکو تم شہاب ثاقب خیال کرتے
ہو۔ وہ تو رات دن گرتے ہیں۔ یہ بھی واضح رہے۔ اب وہ شعلہ شہاب ثاقب بہت کم ہیں
کیونکہ قوم جنات نے بھی جان لیا کہ ہمکو آسمان پر جانے تک ایذا ملتی ہے۔ اب وہ آسمان پر
کم جاتے ہیں۔ اور شعلہ بھی کم ہوتے ہیں۔ حال کے ہیئت دان ضرور آپ کیطرح انجرات کو شہاب ثاقب
تصور کرکے کبھی وسواس کرتے ہیں۔ بہتر ہوتا اگر آپکو شہاب ثاقب کے بارہ میں شبہ تھا تو شہاب ثاقب
کے بارہ میں کوئی ویدکی شرتی آریہ فنڈ کے خرچ سے موٹے حرفوں میں تحریر کراکر کلکتہ یا پنجاب
یونیورسٹی میں بھیجدیتے۔ مگر ایسا ہو کیونکر آریہ پرشو اگر دوبارہ جنم لیویں تو بھی ایسا بیان نکر سکیں
نہ ان کو مراتب فلکیہ کی خبر ہے۔

آریہ۔ **سورۃ الرعد**۔ اللہ وہ ہے جسنے کھینچا زمین کو اور کئے بیچ اسکے پہاڑ
سورۃ النحل۔ ڈالے بیچ زمین کے پہاڑ ایسا نہو کہ ہل جاوے ساتھ تمہارے۔
سورۃ النساء۔ ہمنے نہیں بنائی زمین بچھونا اور آسمان عمارت اور اوتارا آسمانوں سے
پانی۔ خدا کے جغرافیہ پر جسقدر علماء محمدی فخر کریں بجا ہے۔

مسلمان۔ اسکا جواب ہم پیچھے لکھ چکے ہیں آپکا وسواس نہیں بلکہ دیدہ و دانستہ بکواس ہے۔

آریہ - ۴۳ - سورۃ النور ترجمہ تمنے نہیں دیکھا کہ اللہ ہانک لاتا ہے - بادلوں کو پھر اُن کو ملاتا ہے - پھر اُن کو رکھتا ہے تہ بتہ پھر تو دیکھئے مینہ نکلتا ہے - اُن کے بیچ سے - اور اوتارتا ہے اسمیں سے آسمان سے اسمیں سے جو پہاڑ ہیں اولوں کے -

مسلمان - بھلا صاحب اس آپکی حیرانی کا علاج کیا ہو - اونکی پہاڑ سے وہ قرعہ مراد ہے جہاں بباعث برودت اولہ بنتے ہیں - اور پانی جم کر مثل پہاڑ کے ہو جاتا ہے - قرآن شریف کا بیان جھوٹ نہیں - عین ٹھیک ہے - آریہ وید کے مصنف کیطرح بادلوں کے مارنے کے لیئے سوچ کر ہاتھ لاٹھی ہاتھ پائی - رگوید اہیائے ۲۳۶ منتر ۸ ملاحظہ فرمائیے -

آریہ - صفحہ ۴۵ - حدیث میں ہے کہ غبار مدینہ میں شفا ہے - اور ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ کو پکارتا ہے -

مسلمان - غبار مدینہ میں شفا ہونا آنحضرت کی زندگی میں آپکا معجزہ تھا - ایک پہاڑ کا دوسرے پہاڑ کو پکارنا آپکی عقل اور علم کے مطابق ہے جسکو بجز اُس انسان کے جو مشاہد باطن ہو اور کوئی نہیں سن سکتا - یہ تو پہاڑ ہے - اور طرح طرح کی تاثیر کے پتھر ہیں - رامچندر کے ساتھ شادی کرنے کے وقت جب سیتا جی نے گورجا کے پتھر کو پوجا تو ایک ہی پتھر بول اوٹھا تھا - دیکھو رامائن منتر صفحہ ۱۵ تا ۲۶ مطبوعہ نولکشور پریس ۱۸۶۵ء

آریہ - اہل عرب کی جہالت اور وحشی پن پر مولوی الطاف حسین حالی فرماتے ہیں -

نہ واں مصر کی روشنی جلوہ گر تھی | نہ یونان کے علم و فن کی خبر تھی
پہاڑ اور صحرا میں ڈیرہ تھا سب کا | تلے آسمان کے بسیرا تھا سب کا

مسلمان - مولوی صاحب سچ فرماتے ہیں - یہ جہالت عرب کی آنحضرت کے ظہور سے پہلے ضرور تھی -

آنحضرت کی برکت سے اہل عرب کل ملکوں پر فوق لے گئے۔ مگر آریوں کی جہالت باوجود ویدی پنڈتوں کے ضرور مشہور ہے۔ صفحہ ۲۱۹ خبط احمدیہ میں آپکو بھی اسکا اقبال ہے۔ جو آپکی جان کا وبال ہے۔

آریہ۔ صفحہ ۲۴۷ عقل کو دخل دینا گناہ ہے۔ قیاس کرنا حدیث کے رو سے شیطان بننا ہے۔

مسلمان۔ خداوند کریم کے کل کاموں میں انسان کی عقل عاجز ہے۔ جہاں تک خدا نے انسانکو سمجھ کی طاقت دی ہے۔ وہاں تک سمجھ سکتا ہے۔ جو کام خداوند کریم کا محال عقل ہو۔ اسمیں ناحق روگردانی کرنا عقل کا گھاٹا ہو۔ خدا کے باریک بھیدوں کو عقل بالکل نہیں پا سکتی۔ اسکے آپ بھی قائل ہیں دیکھو اپنے خبط شروع کتاب کی سطر دوم۔

اے عظمت قدرت تو برتر * از درک علم و عقل و افکار

دروغ گو را حافظہ نباشد۔ آپکا اعتراض بیجا ہے۔

آریہ۔ صفحہ ۲۴۹ تحفہ اثنا عشریہ میں ہے۔ کہ عائیشہ یک دختر خانہ پرور خود را بیاراست و گفت بعض جوانان قریش را سبب این دختر آراستہ و پیراستہ شکار میکنم۔ و دام اشتعال محبت این دختر مے سازم کہ بے اختیار خواہان شکل او شود۔ و در دام انقیاد من در آید۔ دیکھو تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۵۳۶۔ نولکشور سنہ ۱۲۹۱ھ

مسلمان۔ اگر آپ تحفہ اثنا عشریہ دیکھ لیتے تو آپکو شرمندگی نہ اوٹھانی پڑتی۔ تحفہ مذکور میں ایک شیعہ کے ایسے اعتراض کا رد ہے۔ مصنف تحفہ نے اس اعتراض کو لغو ثابت کرایا ہے۔ پنڈت جی آپکو ایسے لغو اعتراضوں کا کیا حاصل۔ دختر پروری کر کے لوگوں کو فریفتہ کرنیکی رسم تو ویدی پیروان میں قدیم سے جاری ہے۔ جو اپنی نیک دختروں کو آراستہ کر کے میدان میں لاتے ہے۔ ہار جیت کی باری لگا کر **سویمبر**[1] کی رسم سے جوانان ہندو کو مبتلا کرتی ہے

حاشیہ [1] ہندوؤں میں سویمبر ایک رسم ہے۔ ہار جیت کی باری لگا دیتے تھے جو شخص وہ باری جیت جاتا تھا دختر کو بیاہ دیتا۔ رامچندر نے کمان کھینچ کر سیتا کو جیتا۔ کورو پانڈو نے [illegible] ایک دختر کا بیاہ کیا۔ وغیرہ وغیرہ۔

کسی نے دہنک توڑ وایا۔ کسی نے تیر اندازی کرائی۔

آریہ۔ صفحہ ۲۵۳ تا ۲۵۵۔ قرآن کے رو سے خدا گمراہ کرتا ہے۔ اور شیطان بھی گمراہ کرتا ہے۔

عجب حالت ہے طرفہ ماجرا ہے	خدا شیطان سے شیطان خدا ہے
کیا گمراہ مومنوں نے جہاں کو	لکھا قرآن میں یہ برملا ہے
خدا سے ہے وہ بہکانے کو مامور	عبث شیطان ملزم بن رہا ہے
خدا کے حکم کی کرتا ہے تعمیل	خدا ہی سے شرارت کی بنا ہے
پڑھو آیات قرآنی بخوبی	نتیجہ مومنوں سوچ کیا ہے
خدا کے واسطے یہ کفر چھوڑو	عبث کیوں جان سے پیارا کیا ہے
نہ ہم کہتے ہیں خود کہتا ہے قرآن	خدا شیطان ہے شیطان خدا ہے

مسلمان۔ پنڈت صاحب نے یہ اعتراض قرآن شریف کی چند آیات پر کیا ہے۔ حالانکہ پنڈت صاحب نے جو پہلے ہی آیت درج کی۔ اسمیں خداوند کریم صاف فرماتے ہیں۔ کہ انہیں کو گمراہ کرتا ہے جو بے حکم ہیں۔ پس اس اعتراض سے پنڈت صاحب کے ناحق ہی کے آثار پائے جاتے ہیں۔ پنڈت صاحب ہمکو یہ تو بتلائیے۔ کہ وید کو چھوڑ کر بدہ وغیرہ جو چند خلقت ہوئی تھی۔ جنکو آریہ لوگ گمراہ کہتے ہیں۔ وہ ویدی پرمیشور سے جبراً گمراہ ہوئے ہیں۔ یا اپنی بے جبری میں۔ جبراً ہوئے تو ناطاقت ٹھہرا۔ بے جبری میں ہوئے تو اندھا اور بے خبر ہوا۔ پرمیشر کی مرضی سے ہوئے۔ تو آپکا پرمیشر شیطان یا شیطان کا باپ سمجھو سمجھا دیا ہے بھی سچ۔ کیونکہ آریہ پرمیشر خود تناسخ کی بنا قایم کرنے کے لیئے لوگوں کو گمراہ کرتا ہے۔ لوگ جیسا کبیرہ گناہ زناکاری کے تو یہ میں خود لگیا دیتا ہے۔

عجب حالت طرفہ ماجرا ہے | نہ ناکامی کی اشتہیت بنا ہے
نہ ہم کہتے ہیں کہتے ہیں دیانند | کہ وید نہیں ہیوگت کی بدا ہے

آریہ - صفحہ ۲۵ - اب اسلام کے برخوردار بچوں کو دو حالتوں کا سامنا آپڑا ہے - بیٹوں کا
آچکا ہے - یا تو تعلیم کے پانی اور عقل کے حاصل کرلینے اور علمی کتابوں کے دیکھنے سے ویدمت ہوجاویں گے
یا تکذیب براہین احمدیہ نسخہ خبط احمدیہ کا مطالعہ کیا تو آریہ دھرم اختیار کریں گے -

مسلمان - آپ اپنا آپ سنبھالو ویدوں کی طرف تو آریہ فرقہ کی جھک جھکائی ہے - آج
ہوگئی کل ہوگئی سکر شر پنڈلا رہتے تو فوراً کل آریہ ویدیہ ہوجاتے - کیونکہ ملکی معاملات کے لیے
ولایت میں اسکو اپنا پیشوا بنایا تھا - ہندوستان میں مذہبی پیشوا بنالیتے - اب آریوں نے اہل اسلام
کے ساتھ مذہبی چھیڑ چھاڑ کی ہے ہم یقین کرتے ہیں - کہ اس چھیڑ چھاڑ کا آخری نتیجہ یہ ہوگا کہ
ہماری اس کتاب تائید براہین احمدیہ کا مطالعہ کریں گے - تو بہت آریہ نیک نیک بچے اسلام قبول
کرلیں گے - ابھی تک باوا وید صاحب کو کانوں سے سنتے ہیں جب اردو ترجمہ ہوگیا - تو باوا صاحب
نرے بے عقل داڑھی ہلانے والے ثابت ہوں گے - خود اس سے نفرت کریں گے -

کھل جائیں تیری نرگس آنکھیں جو دیکھے اسکو
جب تک نہیں ہے دیکھا باتیں بنا رہی ہیں

آریہ - صفحہ ۷۹ - ابوالبشر مسلمانوں کے جد امجد قائم الرائے نہ تھے - باوجود اسکے کہ فطرت
نیک پیدا کیے گئے تھے - مگر اپنی عقل سے چاہ جہالت میں گر گئے - اور دانائی سے ناخلفی حاصل کر
ملعون ہوئے - باپ پر بیٹا تخم پر گھوڑا بہت نہیں پر تھوڑا تھوڑا ہونا چاہیے تھا - اس واسطے
انکی اولاد یعنی محمدی لوگ قائم الرائے نہیں - صفحہ ۲۸۰ اس واد کو اپنی عمر کا ایک حصہ دیکر دم

...انکار کیا۔

مسلمان۔ نے حضرت آدم صفی اللہ کی نسبت جسقدر بے ادبانہ الفاظ استعمال کیے۔ یہ آپکی
سنسکرتی عادت کا باعث ہے۔ حضرت موصوف نے ہی اُسے نہیں بدلی۔ یہ انکا سہو تھا۔ سہو کو رد سے
پایا نہیں جاتا۔ مگر مجھے بڑا افسوس ہے کہ آپکو آدم زاد ہونے سے کیوں نفرت ہے۔ پہلے تو آپ حضرت
آدم کو ابوالبشر بتلاتے ہو۔ پھر اپنے آپکو مستثنیٰ کرکے صرف مسلمانوں کا جد امجد کہتے ہو۔ کیا آپ بشر
نہیں۔ ضرور ایسا ہی ہوگا۔ کیونکہ جسقدر آپنے اعتراض کیے تقاضائے بشری سے ضرور
بیجا ہیں۔ پھر تعجب یہ ہے کہ آپنے اپنی کتاب کے صفحہ ۲۴۴ سے لیکر چند صفحہ سیاہ کرکے اپنے
آپکو ابن آدم کا بھتیجہ پوتا ثابت کرنے میں زور لگایا۔ اب اسکی اولاد ہونے کا صاف انکار ہے۔ آپکو
بات الٹی کرنی خوب آتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں آپنے پنڈت دیانند صاحب بانی آریہ
سماج کی تقلید کی جنہوں نے اپنی ابتدائی عمر میں اپنے والدین کو چھوڑ دیا۔ اور ان سے نفرت ہوئے

آریہ۔ صفحہ ۱۰۲۔ اسکی اولاد سے محمد صاحب بھی اُسی ہی کے پیرو تھے۔ سو پہلے کعبہ کیطرف سجدہ
کرتے تھے۔ مدینہ میں جاکر بپاس خاطر یہود بیت المقدس کیطرف سجدہ کرنے لگے۔ سترہ ماہ کے بارہ
ماہ سے پیچھے پھر غلطی کا اقرار کیا۔ آپکو مرگی کی بیماری تھی کبھی کبھی غش ہوجاتا تھا۔

مسلمان۔ بیت المقدس کیطرف سجدہ کرنا بحکم خدا تھا۔ سترہ ماہ کے بارہ میں رکے کوئی نہیں
بدلی۔ یہ ایک دنیاوی کام تھا۔ سو دنیا کے کام میں دنیادار زیادہ دانا ہوتے ہیں پیغمبر صاحب
نے انکی دانائی پر اکتفا کیا۔ آپنے سوامی دیانند صاحب کی بابت اُسکے نہ ہونے کے عوض
آنحضرت پر طعنہ کیا۔ بھلا آنحضرت سے ایک لنگوٹی پوش سنیاسی کو کیا نسبت تھی جو اپنے
والدین کو چھوڑ کر بھیک کے ٹکڑے کھاتا پھرا۔

ویداور آریہ پرمیشور کی عملیت

گو بہت سی مثال اول ہی شرتیاں ذیل بطور مشتے نمونہ خروارے ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔

اے اگنی لوگ تمہیں اپنے گھروں میں محفوظ جگہ روشن کرتے ہیں۔ اے عاقل اگنی تو اپنے جسم کو آپ جلانیوالا ہے تو اپنے والدین کے گھر رہتا ہے اور ہمیں اولاد عطا کرتا ہے۔

وید کے مصنف کی عقل دیکھیئے جسنے آگ کے والدین بھی مقرر کرد‍یے جسکے والدین ہونگے اسکی اولاد بھی ہوگی۔ پھر حیرت یہ ہے۔ کہ آگ نے اپنی والدہ کو نہ جلایا۔ جسکے شکم میں رہی۔ شاید اسوقت جلانیوالی طاقت معدوم ہوگئی۔ آریہ صاحبان مصنف وید کی عقل پر جسقدر فخر کریں تھوڑا ہے۔

(۲) اے اگنی نیک کاموں کو ترقی دینے والی جن دیوتاؤں کی ہم پوجا کرتے ہیں انکو مع انکی استریوں کے شریک کر۔

ہم تو سمجھتے تھے کہ دیوتا ایک قسم نوری فرشتہ ہوں گے۔ ویدک صاحب انکو عیالدار بیان کرتے ہیں۔ پھر ہر سال سے انکی اولاد تو بیقدر بڑھ گئی ہوگی۔ شاید سوم کی رس کا قطرہ بھی پینے کو نہ ملتا ہو۔ آریہ صاحبان کو چاہیئے کچھ چندہ جمع کرکے ان کو بھی بھیجا کریں۔ بیچارا شہر دار دیوتا بھوکے نہ مریں۔

(۳) اندر کا شکم سوم کا رس پینے سے سمندر کی مانند پھولتا ہے۔ اے خوبصورت زنخدان والے اندر ان تعریفوں سے خوش ہو۔

پیٹ بڑے شکم والا اندر خوب صورت ٹھیک ہوگا۔ مصنف وید نے شکم کا تشبیہ تو سمندر سے دی زنخدان

[illegible] تو دیا تو عزت ہوتا۔

(۳) اے [illegible] وہ [illegible] پوجاری بہت خوراک حاصل کریں۔ ایسا ہو کہ وہ دوان جو
یگیہ [illegible] کرتے ہیں اور تجھے روشن کرتے ہیں۔ انکی عمر دراز ہو۔ ہم لڑائیوں میں لوٹ
حاصل کریں۔

[illegible] کی تعلیم تو حضرت وید صاحب خوب سکھلاتے ہیں۔ مگر ویدی پرمیشور کچھ مدد
نہیں دیتا۔ [illegible] ویدی پیشران کا مال لٹوا رہا۔

(۵) [illegible] جل [illegible] ہیں۔ اس واسطے اسے برہم چاری جل کی تعریف کرنے میں مستعد
ہو۔ [illegible] تمام بیماریوں کے کھونیوالی [illegible] کو [illegible] بدن کے فایدہ کیواسطے پکا۔
[illegible] جل [illegible] تعریف کرنیوالے پرمیشور کو جل میں ڈوب مرنا چاہیے۔

(۶) اے [illegible] اندر گو ہم مستحق نہ ہوں پھر تو ہمیں ہزار عمدہ گویں اور
گھوڑے [illegible] مالا مال کر۔
بقول [illegible] کا پھل ملتا ہے۔ پھر یہ دعا کس کام بغیر استحقاق پرمیشور کس کے طویلہ
سے گھوڑے کھول دیگا۔

(۷) اے اندر جو ہمیں گالیاں دے اسے غارت کر جو ہمیں نقصان پہونچاتا ہے
اسے قتل کر۔
پرمیشور کی [illegible] ٹھکانا ہی کیا ہے۔

(۸) اے اندر او اگنی نعمتوں کے عطا کرنیوالو۔ خواہ پاتال لوک مرت لوک سرگ
لوک جہاں کہیں تم ہو۔ وہاں سے یہاں آؤ۔ اندر اگ پیو۔

پرمیشور صاحب غیب دان بھی خوب ہیں ایسے اندر وغیرہ پرمیشور سے الگ کیا ہوتی
ہیں ... ہے کہ اِستر دیوتا ورن دیوتا اوتی دیوتا سمندر دیوتا دھرتی دیوتی ... ان دیوتاؤں
سب کی کرپا سے ہی اس ملک پر توجہ ہیں -

خدا جانے پرمیشور کو کیا مصیبت پڑی - اِستدر دیوتاؤں کی برات طلب کرتا ہے -

(۱۰) اے جیت اگنی اندر ایسی لڑائیوں میں ہماری حفاظت کر جہاں کے بہت لوٹ ہمارے
ہاتھ آوے -

یہاں تو آریہ پرمیشور نے لوٹ کی طلبگاری میں محمود غزنوی کے بھی کان کترے - پرمیشور جیسے کو
ایسی بوالہوسی نہیں چاہیے ۔

(۱۱) اے اندر جسکی انسان بہت تعریف کرتے ہیں شکر کیے ہو - اندر دشمنوں پر حملہ کر کے
ہو کر ان کو قتل کر -

ایسے بہادر اندر مہاراج بیر بل و محمود غزنوی کے وقت کہاں گئے تھے - ان پر چڑھتے ہو کر پہونچتے
تو سومنات کی مٹی کیوں پلید ہوتی -

(۱۲) اے اگنی جو تو دو لکڑیوں کے رگڑنے سے پیدا ہوتی ہے - اس پاک کے جوڑے کو
کھتا پہا -

دیانند اگنی کے معنے پرمیشور کرتے ہیں - یہ عجب پرمیشور ہے - جو دو لکڑیاں رگڑنے سے پیدا ہوتا
ہے - دیا سلائی کی ڈبیاں تو آریہ پرمیشور کی پیدائش کا مخزن ہوئیں -

(۱۳) اے مینہ برسانیوالے تمام خواہشوں کے پورا کرنیوالے اس بادل کو کھولدے
تو ہمیشہ ہماری درخواستیں قبول کرتا رہا ہے - مینہ برسانیوالا ظاہر تو بادل ہے اندر -
ہمارے معترض پنڈت صاحب اپنی تکذیب میں فرماتے ہیں - کہ مینہ اپنی ہوم کے ذریعہ بارش
ہوتی - شاید ویدی اندر سے آریوں کی کچھ گربڑ ہو گئی ہو گی - ایسے طبی انکی طاقت کے برخلاف ہوم کا

کو طفل تسلی دیتے ہیں۔ لیکن آجتک کسی لائق آریہ نے ترجمہ موجودہ کے مقابلہ پہ اپنا ترجمہ کر کے نہیں دکھلایا و دکھلائیں۔ کیا کچھ اور معنی بن نہیں پڑتے۔ خواہ ہزار تاویل کریں۔ اب ناظرین خیال فرماویں کہ خدا کا الہام ایسا ہی ہونا چاہئیے۔ جیساکہ آریہ وید ہے۔ کہیں اسمیں خدا کا پتہ بھی ملتا ہے۔ اور علمی کا نام و نشان بھی ہے۔ کہیں توحید کی بو بھی آتی ہے۔ ہرگز نہیں۔ آریہ صاحبان کو چاہئیے کہ ایسی وید کا پارسل کر دریا ہوگلی کیطرف روانہ فرماویں۔ اب تعلیم کا وقت قرآن شریف کی توحید تعلیم کا زور ہے۔ جہالت کا وقت دن بدن دور ہوتا جاتا ہے۔ خداوند کریم کا ذکر کرو۔ اسلام قبول کرنے مسلم کا فکر کرو۔

قرآن شریف کی گلستان و بوستان

آریہ۔ صفحہ ۱۲۱۔ اب ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے۔ کہ عقل کے موافق قانون قدرت کے مطابق صداقت کے قرین لذت جسمانی اور شہوت نفسانی سے اعلیٰ ترین کوشش نجات ہے۔

مسلمان۔ صفحہ ۱۳۰ تا ۱۳۲ پنڈت صاحب نے قرآن شریف کی وہ آیات درج کر کے اعتراض کیا ہے۔ جو بہشت کے متعلق ہیں۔ چنانچہ سورہ نساء والذین سے ظلیلاً تک ترجمہ جو لوگ یقین لائے اور نیکیاں کیں۔ انکو ہم داخل کریں گے باغوں میں۔ جنکے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اور ہمیشہ رہنگے۔ ان کو بیبیاں اور وہاں عورتیں ہیں ستھری اور گہنی چھاؤں۔ اور **سورہ رحمٰن** ڈر والے گھر میں ہیں۔ جیسے کے باغ ہیں۔ اور چشموں میں پہنتے ہیں پوشاک ریشمی تاپتی اور کمخاب کی ایک دوسرے کے سامنے اور بیبیاں کی ان کو حوریں۔ **سورہ انبیا** ان المتقین سے حسابا تک۔ ترجمہ بیشک ڈر والوں کو مراد ملتی ہے۔ باغ ہیں اور انگور اور نوجوان عورتیں ایک عمر کی اور پیالہ چھلکتا۔ نہ سنیں گی وہاں بکنا اور نہ مکرانا۔

اب ناظرین تعصب کو چھوڑ کر غور فرماویں۔ کہ خداوند کریم نے جو بہشت کا وعدہ فرمایا ہے۔ عین عقل

یہ مسئلہ ہوتی راہ عادت انسانی کے مطابق قانون قدرت کے مطابق ہے - یا نہیں - کیونکہ کھانے
پینے اور مستورات کے مکانات کا سارا بندوبست ایسا ہے - جیساکہ انسان اس جہان میں نظر
دیکھتا ہے - پھر بلطف یہ ہے - کہ اس عالم میں جسقدر لذات اور اشیاء موجود ہیں - عالم بہشت
کی اشیاء و لذات ان سے کروڑ درجہ بہتر اور نعمات کی قسم سے ہیں - علاوہ اس کے وہاں ہمیشہ
رہنے کا وعدہ ہے - پھر نعمات اور مسرت بالکل نہیں - بعد مرگ جو انسان کی روح باقی رہتی ہے وہ
عالم لطیف میں ہے ایک لطیف چیز ہے - اس کے مطابق عالم بہشت بھی لطیف اور روح کی عادت
و سنت قدرت کے مطابق ہوگی - علاوہ ان لذات کے دیدار خداوندی کی خوشی نصیب کیونکر ہوگا
وہ زیادہ تر لطف کی بات ہے - اور عادت آخری کا نتیجہ ہے - اور بعض اہل تقدیر عشق
الٰہی میں غرق ہیں - وہ تو مقابلہ دیدار خداوندی دیگر لذات بہشت کو پسند نہیں کرتے ہیں
عالم بہشت پر طعنہ زنی یا ہنسی کرنا کسی بھلے انسان یا شخص کا کام نہیں جنکی عادتیں نہایت
... سے عقیل فہیم حلیم مشہور ہیں - علم ادب سے بہرہ ور ہیں - وہ ضرور جھگڑوں کی طرح
عالم بہشت پر ہنسی کرتے ہیں - اب ہم اس تفریق آریہ سے دریافت کرتے ہیں - کہ آپکو بہشت پر کیونکر
اعتراض ہے - خداوند کریم نے عالم اجسام خاص مصلحت کے رو سے پیدا کیا - پھر خود اس کو چند
روزہ اور بے بنیاد فرمایا - عالم بہشت کے مقابلہ میں ہیچ اور لغو ہے - اہل اسلام اسکو چند روزہ اور
بے بنیاد تصور کرتے ہیں - گو دنیا میں گزران کے لیے طرح طرح کا کام تجارت وغیرہ کرتے ہیں تاہم
اس عالم کی خوشی کو چند روزہ اور نکمی خیال کرکے تصور کرتے ہیں - اور خداوند کریم نے بھی اس کو
ایک بار فنا کرکے پھر دوسری بار پیدا کرنیکا کہیں وعدہ نہیں فرمایا - غرضیکہ اہل اسلام کے نزدیک یہ
عالم نفرت کی نگاہوں سے دیکھنے کے لائق ہے - اور عالم بہشت کی خوشی قبول کرنے کے لائق -
قانون قدرت کے مطابق - آپ فرمائیے آپکو اس عالم اجسام کے سواء اور کوئی عالم نصیب ہے نہیں
نہ آپکے پرمیشور کو اسکی خبر - نہ اسمیں ایسا لطیف عالم پیدا کرنے کی طاقت آپ کو پیدا کرکے بار

بار رہی بہدی نگے عالم میں پھنستا ہے۔ اسی عالم اجسام میں ٹکراں کھاتا ہے کیا تعجب کی بات نہیں
ہٹ دھرمی اور بے شرمی کی بات نہیں۔ کہ عالم بہشت کو ہنسی اور ٹھٹھہ کیا جاوے۔ جو عالم اجسام سے
بہتر اور پاک ہے۔ اور خود معہ پرمیشور کے عالم اجسام میں اور نکمی خوشی میں رہنے کو بھی چاہے۔
اگر چند روز پرے کر کے یہ عالم فنا بھی ہو۔ تو پھر آریہ پرمیشور کو اچھے اچھے عالم کے [illegible]
انہیں محلوں اور دوکانوں چندروزہ میں آریوں کو پھنسائے۔ ظاہر ہو جانے والی گورے گورے [illegible]
والی مستورات کیطرف مائل کرائے۔ اور کسی کو کتنا بلا جائے۔ اسے عالم بہشت کو ہنسی کرنیوالے [illegible]
جب تمکو ایسے پاک عالم پر طعنہ ہے۔ تو آپکو چاہئے کہ اس بے بنیاد عالم کے محلوں [illegible] ہمت [illegible]
اپنی چندروزہ عورتوں کو چھوڑ کسی جنگل میں جا بیٹھو۔ پھر اس جنگل میں جاکر تمہیں یاد آوے کہ تم
عورت اور مرد کی صحبت باہمی کے ذریعہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ جیسا کہ تم عورت اور مرد [illegible] کو
برا خیال کرتے ہو۔ آپ کو چاہئے کہ فوراً اپنی پیدائش کا ذریعہ یاد کر کے کسی تالاب یا دریا [illegible]
اگر یہ ہمت نہیں تو پھر عالم بہشت طعنہ مت کرو۔

آریہ وید کا ویرانہ اور آریہ پرمیشور کا مکتی خانہ

قرآن شریف کی گلستان بوستاں تو سن چکے۔ اب آریہ وید کا ویرانہ اور آریہ پرمیشور کی مکتی کا
فسانہ بھی سنو۔ پنڈت صاحب نے قرآن شریف کے مقابلہ پہ آریہ وید کی چند شرتیاں [illegible]
منجملہ جنکے بطور مشتے نمونہ از خروارہ۔ ہم ایک شرتی دکھلاتے ہیں۔ شرتی نمبر ا [illegible] صفحہ [illegible]
ترجمہ گیان و یگیہ اور آتما روپ وید کی پرمیشر کو دکشنا دینے سے جیو مکتی
سکھ میں پرسن ہوتے ہیں۔ پرمیشر کی مرضا سے مکتی سکھ پراپت ہوتا ہے۔ اور مکتی
والے جیوں کیواسطے سب روحانی سکھ نیت کیے گئے ہیں۔ اور ان جیوں کے
پران انکی بدھی بڑھانیوالے ہوتے ہیں۔ اور تمام جیوں میں نہایت پہچی ہوئی ہے

آریہ۔ صفحہ ۳۳۵ محمد صاحب کا یہ دعویٰ سراپا بے ثبت ہے۔ کہ یہود کہتے ہیں۔ عزیز ابن اللہ سورہ توبہ قالت الیہود عزیر ابن اللہ نہ بائبل میں ہے نہ کسی حدیث میں۔

مسلمان ۔ یہود کا عزیز ابن اللہ کہنا عملی طور پر تھا۔ نہ کسی الہام یا نبی کے کلام کے ذریعہ اسکا بائبل یا حدیث میں درج ہونا کیا معنی رکھتا۔ یہ فرض ہے۔ کہ کل واقعات اندرونی بیرونی یہود کی کتابوں میں درج ہوں۔ جو واقعہ درج نہ ہو۔ وہ واقعہ ہی نہیں ہوا۔ آپکو ایسے اعتراض چھانٹتے ہوئے شرم نہیں آتی۔

آریہ۔ صفحہ ۳۳۶۔ استثنا باب ۳۳۔ آیت ۲ میں اشارتاً یا کنایتاً محمد کا نام نہیں۔ اصل عبارت یہ ہے۔ اسنے کہا کہ خدا سینا سے آیا۔ اور سعیر سے ان پر طلوع ہوا۔ فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا۔ اس کے داہنے ہاتھ ایک آتشی شریعت تھی۔ یہ کسی گزشتہ واقعہ کی بابت ہے۔ نہ کہ آئندہ کے متعلق کیونکہ موسیٰ اپنے وقت میں کہتا ہے۔ کہ اس کے داہنے ہاتھ ایک آتشی شریعت ان کے لیئے تھی۔ نہ کہ ہوگی۔

مسلمان ۔ آپکی جہالت اور نادانی کا کہاں تک علاج کیا جاوے۔ آپ جیسے وِدوان سنسکرت کی گندی غاروں میں ڈوبے رہتے ہیں۔ الہامی کتابوں کے مطلب فہمی سے محروم ہو۔ دیوانہ بمطلب خود ہوشیار کیطرح کہیں اپنے مطلب کے واسطے ٹکراں بھی کھا لیتے ہو۔ جیسا کہ آپ نے خبط کے صفحہ ۱۶ و ۱۷ میں بیان کیا ہے۔ کہ قرآن شریف میں کئی واقعات آئندہ ہونیوالے بصیغے ماضی کے دیتے ہیں۔ یہاں توریت کی نسبت ایسا کہنے سے شرم کیوں آتی۔ سنیئے ایسے واقعات جو آئندہ ہونیوالے ہیں۔ بطور ماضی۔ دو طرح بیان ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ وہ واقعہ یقینی طور پر ہونیوالا ہو۔ دوسرے یہ کہ صاحب بیان کو کشفی طور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ گویا وہ واقعہ اس کی آنکھوں کے سامنے گزر چکا ہے۔ استثنا مذکور کا واقعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کشفی طور پر دکھلایا گیا۔ آپ کا یہ کہنا کہ کسی آئندہ واقعہ کا بیان نہیں۔ گزشتہ واقعہ کا بیان ہے۔ بالکل غلط جب تک آپ اس بات کا

ثبوت نہ دیں کہ وہ فلاں واقعہ تھا۔ جو فاران یعنی مکہ شریف میں ہونا بیان ہوا۔ یونہیں اعتراض کرنا
نادانی ہے۔

میرزا صاحب۔ داؤد نے بھی آنحضرت کی جلالیت اور عظمت کا اقرار کر کے زبور پینتالیس میں
یوں بیان کیا ہے۔ (۲) تو حسن میں بنی آدم سے کہیں زیادہ ہے۔ تیرے لبوں میں نعمت بٹائی
گئی ہے۔ اس لیے تجھ کو خدا نے ابد تک مبارک کیا۔ (۳) اے پہلوان تو جاہ و جلال سے اپنی تلوار
حمائل کر کے اپنی ران پر لٹکا۔ (۴) امانت اور حلم اور عدالت پر اپنی بزرگواری اور اقبال مندی سے
سوار ہو۔ کہ تیرا داہنا ہاتھ تجھے ہیبت ناک کام دکھلاویگا۔ (۵) بادشاہ کے دلوں پر تیرے تیز تیر
لگتے ہیں۔ لوگ تیرے سامنے گر جاتے ہیں (۶) تیری سلطنت کا عصا راستی کا عصا ہے۔
(۷) تو نے صدق سے دوستی اور شر سے دشمنی کی ہے۔ اس لیے خدا نے جو تیرا خدا ہے۔ خوشی کے روغن
سے تیرے مصاحبوں سے زیادہ تجھے معطر کیا۔

آریہ۔ صفحہ ۲۳۳۔ یہ بیان بطرح زبور کے برخلاف ہے۔ (۱) یہ داؤد کی طرف سے نہیں بلکہ سردار مغنی
کے لیے بنی قرح کی غزل ہے۔ جو معشوق کی بابت ہے۔ جو سوسنوں کے سر پر گائی جاتی ہے۔ دیکھو زبور
مذکور کا آغاز۔ پس داؤد کی طرف سے اسکے اقرار کا دعویٰ محض بے بنیاد ہے (۲) اس باب کی پہلی آیت
خود ہی سردار مغنی سے منسوب کرتی ہے۔ نہ کسی اور سے۔ پس یہ خصوصاً کسی رو سے وقت کی موجودہ
سردار یا بادشاہ کیواسطے ہی۔ نہ بعد کیواسطے۔ کیونکہ آیت نمبر ایک ہی۔ اُن چیزوں کو جو میں نے بادشاہ کے
حق میں بنایا ہے۔ بیان کرتا ہوں۔ پس یہ بیان کسی اور کا داؤد یا بادشاہ کیواسطے ہے نہ خود داؤد کا کسی
اور کیواسطے۔

مسلمان۔ بھلا جی آپ کی اس لغو بیانی کا ٹھکانا ہی کیا ہے۔ پہلے آپ فرماتے ہو۔ کہ سردار مغنی
کے بیٹے بنی قرح کی غزل ہے جو معشوق کی بابت ہے۔ پھر یہ کہ یہ بیان کسی اُسوقت کے سردار یا بادشاہ
کے واسطے۔ پھر یہ کہ کسی اور کا بیان داؤد بادشاہ کیواسطے ہے۔ مضمون تو ایک آپ نے تین چار شخصوں پہ

لگایا۔ یہ اعتراض ہے یا خواہ مخواہ ٹکریں مارنی ہیں۔

آریہ۔ صفحہ ۱ سطر ۱۵ ہاں اگر سنگہ بھائی خیال فرماویں۔ اور برسرِ انصاف آویں۔ تو ہم اسکو گورو گوبند سنگہ کی نسبت لگاتے ہیں۔

مسلمان۔ پھر آپکے ایمان کا ٹھکانہ کیا ہوا۔ جب آپ خود لکھ چکے کہ کسی اُسوقت کی موجودہ شخص کی نسبت ہے۔ پھر تو یہ سمجھو کہ آپ جیسے ٹکراں خور برہمن خوشامدی ٹٹو اپنی عادت سے باز نہیں آتے ایمان جائے یا دھرم جائے خوشامد ضرور کرنی۔ انہیں سنگہ بھائیوں کے گورو نانک صاحب کی نسبت دیانند صاحب نے اپنے ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۴۹۱ و ۵۰۱ میں بے ادبانہ الفاظ بولے۔ دیگر آریوں نے گورو گوبند صاحب کو بھی نہ چھوڑا۔ اسی اثنا میں ۱۵۔ نومبر ۱۸۸۸ء کے جلسہ سالیانہ آریہ سماج لاہور میں آپ نے صاف اقرار کیا کہ اگر میں سوامی کی تحریر کو ثابت نہ کراوں۔ تو عمر بھر سر پر کلیں رکھوں خواہ پاگل ہو مروں۔ اگر ثابت سرادوں تو سنگہ بھرسے صفائی کرائیں۔ یہاں آپنے ڈرتے مارے خوشامد کر دی۔ اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اب سال سے لیکر آجتک آریہ ورت میں گورو گوبند سنگہ صاحب جیسا کوئی نہیں گزرا۔ جنپر آپ یہ پیشین گوئی لگاتے۔ بیاس جی وغیرہ سب بہرہی تھے۔ اسیواسطے آپ کو گورو گوبند سنگہ صاحب کا انتخاب کرنا پڑا۔ اگر آپ سوامی دیانند صاحب پر لگاتے۔ اُن کے سنیاس کی لنگوٹی سے بھی تو عطر ٹپکتا ہوگا۔

میرزا صاحب۔ یعسایی نے اپنے صحیفہ باب بیتالیس میں جی پاکر آنحضرت کی نسبت پیشین گوئی کی ہے۔

آریہ۔ صفحہ ۳۳۹۔ اس عبارت میں کوئی بات حضرت کی نسبت صریح نہیں اور تاویل سے کہیں سے کہیں چلی جاتی ہے۔ مگر ایک بات ضرور غور طلب ہے۔ جسکا ہم مطلب نہیں سمجھ کہ اس جگہ خدا کو دردِ زہ شروع ہے۔ اور حاملہ عورت کی مانند چلاتا ہے۔ چنانچہ دیکھو میں خاموش رہا ہوں۔ اور آپ کو تھا گیا۔ پھر اب میں اُس عورت کی طرح جسے دردِ زہ ہو چلاؤنگا۔ اور ہانپوں گا

اور ٹھنڈے سے سانس بھی اڑیگا۔ نہیں معلوم کہ خدائے محمدیاں کو کونسی مصیبت پڑی۔ اور اس زمانہ مزاج خدا سے کیا بہتری کی امید ہے۔

مسلمان ۔ آپ اسکا مطلب نہیں سمجھے اور کا مطلب کیا خاک سمجھے۔ اگر سمجھ ہوتی تو ناحق معترض کیوں کرتے۔ حالانکہ یہ بیان حضرت یحیا نبی کا ہے۔ نہ کہ خدا کا یحیا نبی فرماتے ہیں۔ کہ تم سمجھ جاؤ۔ اب نبی آخرالزمان پیدا ہونیوالے ہیں۔

میرزا صاحب ۔ یوحنا نبی نے آنحضرت کی جلالیت و عظمت کی بابت پیشین گوئی کے جو متی باب سوم میں ہے۔ کہ میں تمہیں توبہ کے لیئے پانی سے بپتسما دیتا ہوں جو میرے بعد آتا ہے مجھ سے قوی تر ہے۔ میں اسکی جوتیاں اوٹھانے کے لایق نہیں۔ وہ تمہیں روح القدس اور آگ سے بپتسما دیگا۔

آریہ ۔ صفحہ ۲۴۰۔ اس تمام دعوی کی۔ دکا ابطلان کہ آیا محمد کے حق میں ہے یا مسیح کے حق میں ہم انجیل سے بتلاتے ہیں۔ یوحنانے اونہیں جوابدیا اور کہا میں پانی سے بپتسما دیتا ہوں پہر تمہارے بیچ میں ایک شخص کھڑا ہے۔ جسے تم نہیں جانتے۔ میرے پیچھے آنیوالا جو مجھ سے مقدم ہوا ہے۔ جسکی جوتی کا تسمہ کھولنے کے لایق نہیں ہوں۔ وہی ہے۔

یہ بیت عبرا کی یردن کے پار ہوا جہاں یوحنا بپتسما دیتا تھا۔ دوسرے دن یوحنانے یسوع کو اپنے پاس آتے دیکھا۔ اور کہا دیکھو خدا کا برہ جو دنیا کے گناہ اوٹھالیجاتا ہے۔ یہی ہے جسکے حق میں میں نے کہا۔ کہ ایک مرد مجھ سے مقدم ہوا۔ کیونکہ مجھ سے پہلے تھا۔ دیکھو یوحنا کی انجیل باب ۱ آیت ۲۶ سے ۳۰ تک۔

مسلمان ۔ یہ دہوکا دہی آپ کو خوب سوجھی۔ حالانکہ جس یوحنا کا ذکر انجیل متی میں ہے۔ وہ حضرت یحیی علیہ السلام ہیں۔ یہ یوحنا جو انجیل کے مصنف یسوع کا حواری تھا جسکی پیشین گوئی ناحق مسیح کیطرف کھینچی۔ اول تو یوحنا کی انجیل کی عبارت کا جو آپنے نقل کی کچھہ سر پا نہیں۔ کیونکہ پہلے

یحییٰ - تمہارے بیچ میں ایک کھڑا ہے جسکو تم نہیں جانتے پھر یہ کہ اگلے دن مسیح آیا۔ تو یوحنا
نے کہا کہ یہ ہی ہے جسکی بابت میں نے کہا تھا میرے بعد آئیگا۔ اس عبارت میں کسقدر تفصیل ہے
بیچ میں کھڑا ہونا پھر اگلے دن آنا۔ یہ بیت عبرا کے یردن کے پار ہوا۔ وغیرہ انجیل متی میں بالکل نہیں
نہ حضرت یحییٰ نے ایسا کہا۔ یہ یوحنا مصنف انجیل یا پادریوں کی چالاکی ہے۔ ورنہ یہ پیشین گوئی
آنحضرت کی نسبت ہے۔ مسیح کی نسبت مسیح خود فرماتے ہیں۔ کہ اُسدن بہتیرے مجھے کہینگے کہ اے
خداوند کیا ہمنے تیرے نام سے دیوں کو نہیں نکالا۔ اور تیرے نام سے بہت سی کرامتیں نہیں ظاہر کیں
اُسدن میں صاف کہونگا۔ کہ میں تم سے واقف نہیں۔ اے بدکارو میرے پاس سے دور ہو۔ دیکھو متی باب ۷
پس یہ پیشین گوئی آپکا یا عیسائیوں کا مسیح کیطرف خیال کرنا غلطی ہے۔

مرزا صاحب - انجیل برنباس میں صریح طور پر آنحضرت کا نام **محمد** درج ہے۔ جارج سیل
کہتا ہے - ایک بزرگ راہب یہ پیشین گوئی دیکھکر مسلمان ہوا۔ دیباچہ قرآن صفحہ ۱۰ مطبوعہ
لنڈن فریڈرک۔

آریہ - صفحہ ۱۴۳ - یہ کتاب ہمارے پاس ہے۔ جارج سیل کہتے ہیں۔ کہ انجیل برنباس پوری
تاریخ مسیح کی تائید معراج ہے۔ اور بہت سی باتیں چار انجیلوں کی اس سے پائی جاتی ہیں۔ مگر ان میں سے
بہت سی چالاکی سے اہل اسلام کے موافق بدلی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔

مسلمان - جارج سیل چھوڑ سارے عیسائی واویلا کرتے ہیں۔ کہ اہل اسلام نے جعلسازی کر کے
انجیل برنباس میں محمد صاحب کا نام لکھ دیا۔ مگر آجتک کسی نے ثابت نہیں کرایا۔ کہ کب اور کسطرح
اب عیسائیوں کیطرف سے آپ وکیل بنے۔ آپ ہی ثبوت دو۔ کہ جسطرح بقول آپکے بادشاہان اسلام کے
خوف سے آریہ وید چھپا رہا۔ اسی طرح آجتک چار انجیلیں تو پادریوں نے چھپا چھوڑیں۔ بباعث مخفی
ہونے کے ان میں اہل اسلام جعلسازی نہ کر سکے بیچارے برنباس کے انجیل ہیں کیسی جنگل میں اہل اسلام
کے قابو آگئی۔ اب پنڈت صاحب عیسائیوں کی دم اُٹھانیسے کیا فائدہ ملتا ہے۔ ناحق اپنی دم کٹواتے ہو فقط

تمت

الف ۲۵

نویدن

نہ مجھکو میرزا صاحب سے غرض ہے نہ پنڈت لیکھرام صاحب یا کسی صاحب
عداوت ہے میں سبکو ہمجنس برادر اپنی جان سے عزیز سمجھتا ہوں
فایدہ عام خصوصاً اہل اسلام کے لیئے یہ کتاب لکھی ہے اگر کسی صاحب
دل شکنی ہوئی ہو تو معاف فرما دیں۔ حق باطل میں تمیز کر
انصاف پر آویں ہو شانتی شانتی شانتی۔ آمین ثم آمین

آپکا شبھ چنتک خیر خواہ

شہاب الدین چشتی صابری مصنف

اشتہار

کتاب کا پہلا حصہ بھی چھپ چکا ہے۔ قیمت فی حصہ ۸؎ ہر دو حصہ ۱ر

محصول ذمہ خریدار کو محصول منی آرڈر وغیرہ نہیں دینا پڑیگا۔ جو صاحب

ایک حصہ خریدیں اسکو سوائے محصول ڈاک منی آرڈر وغیرہ کے دینی

ہے۔ جو صاحب دس جلد یا دس سے زیادہ مجموعہ ہر دو حصہ یعنی کل

کی دس جلد یا دس سے زیادہ کی خرید ہوں۔ ان سے ہر دو حصہ

کتاب ۸ روپے لیے جاویں گے [illegible]

مصنف کے پاس بمقام نکودر ضلع جالندھر آنی چاہیے

[illegible] میں ہر ایک صحائف سے ملیگی

شہاب الدین چشتی صابری مصنف

بلا اجازت مصنف کوئی نہ چھاپے

حصہ دوم